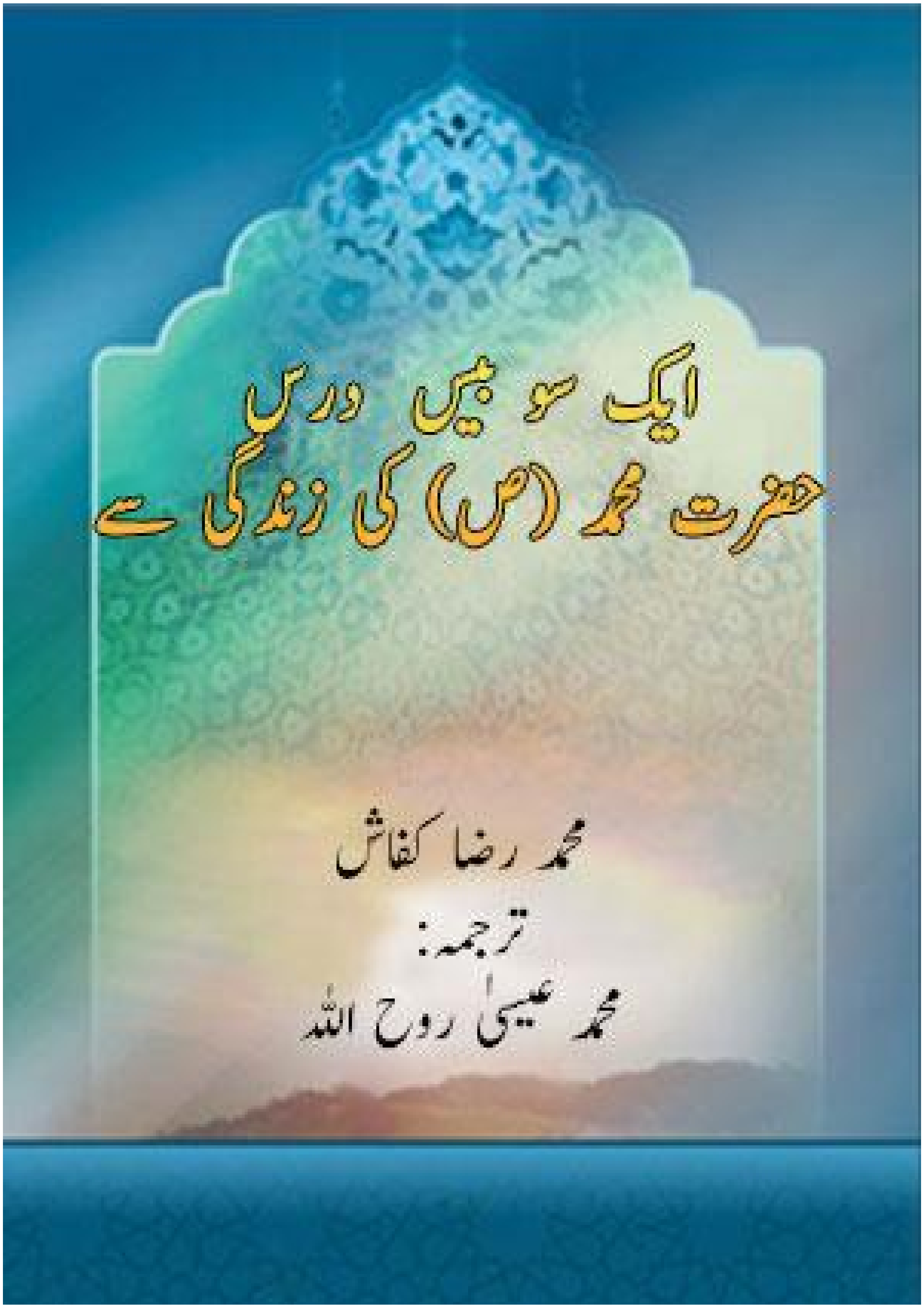
ایک سو بیس درس
حضرت محمد (ص) کی زندگی سے
محمد رضا کفاش
ترجمہ:
محمد عیسیٰ روح اللہ

ایک سو بیس درس حضرت محمد (ص) کی زندگی سے

مقالہ از:

محمد رضا کفاش

تصحیح:

حجۃ الاسلام غلام قاسم تسنیمی

پیشکش:

امام حسین فاؤنڈیشن قم

عرض مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک سو بیس درس حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی زندگی سے

﴿وَ إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾[1]

اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔ اچھا اخلاق اعلیٰ نفسیات کا مالک ہونے کی علامت ہے اور فکر و عقل میں اعلیٰ توازن رکھنے والا ہی اعلیٰ نفسیات کا مالک ہوتا ہے۔ خلق عظیم کامالک ہونے کا مطلب یہ بنتا ہے کہ وہ ذات عقل عظیم کی مالک ہے۔ بلکہ بعض فیلسوف کا نظریہ ہے کہ عقل عشرہ میں پہلا عقل حقیقت محمدیہ ہے ۔ اس عقل کل یا کل عقل کی پوری زندگی نمونہ ہے آپ (ص) کا ہر کام ، آپ (ص) کی ہر اداءاور آپ (ص) کی ہر بات ایسی ہے جس میں صاحبان عقل کے لیے ہدایت ہے۔

اس مقالہ میں جناب فاضل محترم محمد رضا کفاش نے آپ (ص) کی زندگی سے ایک سو بیس گوہر نایاب چن کر آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کے عاشقوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ حقیر نے اس مقالہ کو اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

----

(1)سورہ قلم : 4۔

استاد محترم جناب قبلہ حجۃ الاسلام شیخ غلام قاسم تسنیمی کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں اس کی تصحیح کی ہے۔ اس مقالہ کی کمی او رزیادتی سے آگاہ کرنے کی امید رکھتا ہوں، امام حسین فاونڈیشن قم کے تمام اراکین کی صحت و سلامتی کے لیے دعا گو ہوں۔

ماہ مبارک رجب کے تیسرے عشرے کے شروع میں اسے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں کہ اس عشرے میں تاریخ کا وہ عظیم واقعہ رونما ہوا کہ عظمت میں اس جیسا واقعہ تاریخ بشریت میں نہ کبھی واقع ہوا ہے نہ ہو گا اور وہ عید مبعث ہے۔

آئیے!اس خلق عظیم کے مالک سے کچھ لے لیں وہ تو اخلاق حسنہ کا دریا ہے، اس میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے کمی ہم میں ہے کہ دریا ہمارے سامنے ہے لیکن پھر بھی تشنہ لب کیوں ہیں؟!

و السلام محمد عیسی روح اللہ حرم آل محمد قم المقدسہ ایران رجب 1437

مقدمہ مولف

﴿لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ کَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَ الْيَوْمَ الْآخِرَ وَ ذَکَرَ اللَّهَ کَثِيراً﴾[2]

بتحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

ایسی ہستی جو خلقت ، عظمت اور اعجاز میں اپنی مثال آپ ہو تاریخ بشریت میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

اس ہستی کی زندگی کا ہر پہلو نورانی ہے اور مثالی انسانوں کی تربیت کے لیے عظیم نمونہ ہے۔ اس ہستی کی رفتار اور کردار کا سیکھنا اسلام کے مقاصد کو درک کرنے کے لیے سب سے مطمئن وسیلہ ہے۔ فضیلت کے اس بحر بیکراں سے ایک سو بیس درس (کہ ایک سو بیس مہینہ مدینہ منورہ میں اسلام کو پھیلانے کے لیے قربانیاں دیں) کو طالبان نور کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور انہیں معتبر منابع سے ہی لیا گیا ہے

مولف

----

(2)سورہ احزاب : 21۔ یہ آیت جنگ احزاب میں نازل ہوئی ہے اس جنگ میں کوئی ایسی مشقت نہ تھی جو دوسروں نے اٹھائی ہو اور رسول اللہ (ص) نے نہ اٹھائی ہو۔ خندق کھودنے میں، محاصرے کے دوران بھوک اور پیاس اور سردی کی تکلیفیں اٹھانے میں، جہاد کے تمام مراحل میں رسول اللہؐ ایک بہترین نمونہ تھے۔ لہذا رسولؐ نمونہ ہیں جہاد کے لیے، نمونہ ہیں مشقت اٹھانے میں، نمونہ ہیں مساوات میں کہ عام رعایا کے برابر مشقت اٹھائی، نمونہ ہیں میدان جنگ میں استقامت کا، نمونہ ہیں دوسروں کے برابر بھوک اور پیاس کی تکلیفیں اٹھانے میں۔

جنگ کے آداب

جب بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کسی لشکر کو جنگ میں بھیجنے کا ارادہ فرماتے تھے انہیں بلاکر اپنے پاس بٹھاتے تھے اور فرماتے تھے: خدا کے نام پر ، خدا کی راہ میں اور سنت پیغمبر کے مطابق جنگ میں جائیں، اپنے دشمنوں سے خیانت نہ کریں ان کو مسخ نہ کریں، ان کے ساتھ دغا نہ کریں، بوڑھوں، ضعیفوں ، عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کریں، جب تک مجبور نہ ہوں ان کے درختوں کو نہ کاٹیں، اگر مسلمانوں میں سے کوئی ایک چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا کسی مشرک کی طرف مایل ہو جائے اور اسے پناہ دے دیں، تو اس وقت تک وہ امان میں ہے کہ خدا کے کلام کو سنے ، اگر تمہاری پیروی کرے تو وہ تمہارا دینی بھائی ہے اور اگر وہ تمہاری پیروی نہ کرے تو اسے گھر واپس بھیج دیں اور خدا سے مدد مانگیں۔[3]

ملاقات کے آداب

ایک آدمی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے گھر آیا اور آپ سے ملاقات کی درخواست کی، جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اس آدمی کی ملاقات کوجانے کا ارادہ فرمایا تو کسی آئینے کے سامنے یا گھر کے اندر کسی پانی سے بھرے برتن کے اوپر سے اپنے چہرے اور بالوں کو سنوارتے لگے۔

جناب عایشہ کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)واپس تشریف لائے تو پوچھا: یا رسول اللہ !کیوں آپ باہر جاتے وقت اپنے چہرے اور بالوں کو سنوارتے ہیں؟

----

(3)- وسائل الشیعہ ، ج 11، ص 424.

آپ (ص) نےفرمایا: خدا کو یہ بات پسند ہے کہ کوئی بھی مسلمان شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کو جائے تو خود کو سجا کے جائے۔[4]

کھانا کھانے کے آداب

حضور(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)جب دسترخوان پر بیٹھتے تھے تو غلاموں کی طرح بیٹھتے تھےاور اپنے بدن کے وزن کو بائیں ران پر رکھتے تھےکھانا کھانے کے دوران کسی چیز پر تکیہ نہیں کرتے تھےخدا کے نام اور ذکر سے شروع کرتے تھے،ہر دو نوالوں کے درمیان خدا کو یاد کرتے تھے اور اس کی حمد بجا لاتے تھے۔

آپ (ص) کی یہ سیرت اس بات کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں کہ نعمت دینے والے منعم کا نام لینا بھی شکر کے مصادیق میں سے ایک ہے۔

آپ (ص) کبھی بھی کھانا کھانے میں افراط یا تفریط نہیں کرتے تھے، جب کسی کھانے پر ہاتھ رکھتے تھے تو فرماتے تھے: خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، خدایا! اس کھانے کو ہمارے لیے مبارک قرار دے۔ آپ (ص) کسی بھی کھانے کو برا نہیں مانتے تھے، اگر کھانا چاہتے تھے تو تناول فرماتے تھے اگر کھانا نہیں چاہتے تھے تو چھوڑ دیتے تھے۔آپ (ص) کبھی بھی اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے، ہمیشہ آپ کی تمنا رہتی تھی کہ مل بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ آپ (ص) کا بہترین کھانا مل بیٹھ کے کھانے والا کھانا تھا۔ کھانا کھاتے وقت سب سے پہلےشروع کرتے تھے اور سب سے بعد کھانے سے ہاتھ اٹھاتے تھے؛ تاکہ دوسرے لوگ کھانے میں شرم محسوس نہ کریں اور بھوکے دسترخوان سے نہ اٹھیں۔ کھانا کھاتے وقت اپنے سامنے سے تناول فرماتے تھے۔ گرم کھانا نہیں کھاتے تھے۔ آپ (ص) کا کھانا بہت ہی سادہ تھا؛ جیسے جو کی روٹی، آپ (ص) نے کبھی بھی گندم کی روٹی نہیں کھایا۔ سادہ مگر طاقتی کھانوں جیسے خرما وغیرہ کو بہت زیادہ پسند کرتے تھے۔[5]

----

(4)- با ترتیب مکتبی آشنا شویم ، 113.

(5)- بحار الانوار، ج 16، ص 236 تا 246.

بیٹھنے کے آداب

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے بیٹھنے کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں تھی ۔[(6)]

ہمیشہ آپ (ص) کی کوشش ہوتی تھی کہ مجلس میں سب سے آخر میں بیٹھیں۔ آپ ص نہیں چاہتے تھے کہ اٹھتے بیٹھتے وقت کوئی آپ (ص) کی تعظیم کو اٹھے؛ آپ فرماتے ہیں: جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ دوسرے اس کی تعظیم کو اٹھیں اس کا ٹھکانا آتش جھنم ہے۔

پڑوسی کی اذیت

ایک آدمی آپ (ص) کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی اذیت کے متعلق شکایت کی ۔ آپ (ص) نے اس سے فرمایا : صبر کرو۔ وہ آدمی پھر آیا اور دوبارہ شکایت کی، اس مرتبہ آپ (ص) نے پھر وہی فرمایا کہ: صبر کرو۔ تیسری مرتبہ پھر شکایت لے کر آیا تو آپ (ص) نے اس سے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو تم اپنے گھر کے سامان کو اٹھا کر باہر راستے میں رکھو جو کوئی نماز جمعہ کو آئے گا وہ تجھے دیکھے گا اور جب تجھ سے سوال کرے گا تو اپنے پڑوسی کی اذیت کے بارے میں کہنا۔ اس نے ایسا ہی کیا تو اس کا پڑوسی آگیا اور کہا سامان کو گھر کے اندر لے چلو میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ پھر کبھی تجھے اذیت نہیں پہچاؤں گا۔[(7)]

----

(6)- بحارالانوار، ج 16، ص 152.

(7)-سفینۃ البحار، مادہ جور، ص 190 بہ نقل از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

علم سیکھنا

انصار میں سے کوئی آپ (ص) کے حضور مشرف ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ایک جنازہ حاضر ہو (کہ اس کی تشییع کرنا ہو) اور اسی وقت ایک علمی جلسہ بھی ہو تو ہم کس میں حاضر ہوجائیں؟ آپ (ص) نے فرمایا : اگرجنازہ اٹھانے اور میت کو دفن کرنے کے لیے لوگ موجود ہوں تو علمی مجلس میں چلے جانا کہ کسی عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار جنازوں کی تشییع، ہزار مریضوں کی عیادت، ہزار دنوں کی نمازشب اور روزہ، ہزار حاجتمندوں کو دیے جانے والے صدقوں، ہزار مستحب حج اور ہزار مستحب جنگیں جو راہ خدا میں اپنی جان اور مال سے ہوں، سے بہتر ہے ۔ یہ سب بھی کسی عالم کی مجلس میں حاضر ہونے سے کہاں برابر ہیں؟! کیا تجھے معلوم نہیں کہ خدا کی عبادت بھی علم اور دانش پر موقوف ہے؟ کیا تم نہیں جانتے ہوں کہ دنیا اورآخرت کی نیکیاں علم کے ساتھ ہیں اور دنیا و آخرت کی برائیاں جہالت اور نادانی کے ساتھ ہیں؟![8]

دوسروں کا احترام

حضرت علی فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کسی سے ہاتھ نہیں ملایا کہ ہاتھ کھینچ لیں جب تک سامنے والا خود اپنے ہاتھوں کو کھینچ نہ لے،اوراگر کوئی اپنی اپ کے پاس لے اتا تو جب تک وہ شخص خود کام سے ہاتھ نہیں اٹھاتا ، آپ اس کام میں مصروف رہتے تھےاگر کسی سے بات کرتے تھے تو جب تک وہ شخص خود خاموش نہیں ہوتا اس وقت تک آپ باتوں میں مصروف رہتے تھے، اور کبھی بھی آپ ص کو اس حال میں دیکھا نہیں گیا کہ دوسروں کے ہوتے ہوئے آپ (ص) اپنے پاؤں کو پھیلایا ہو۔

----

(8)-بحارالانوار، ج 1، ص 204.

بچوں کا احترام

ایک دن آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) بیٹھے ہوئے تھے کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آ گئے۔ آپ (ص) ان کے احترام کو اٹھے اور کھڑے رہے ، اور چونکہ بچے چلنے میں کمزور ہوتے ہیں ، ان کے پہنچنے میں دیر ہوئی ، آپ (ص) خود ان کے استقبال کے لیے چند قدم آگے تشریف لے گئے، اپنے دامن کو پھیلایا اور دونوں کو آغوش میں بٹھا لیاپھر دوش مبارک پر انہیں سوار کیا اور آپ (ص) ان کے لیے سواری بن گئے اور فرمایا: میرے بیٹو!آپ کی سواری کتنی اچھی سواری اور آپ دونوں کتنے اچھے سوار ہیں۔[(9)]

ماں باپ کا احترام

ایک شخص پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے حضور شرفیاب ہوااور سوال کیا: میں نے قسم کھایا ہے کہ بہشت کی چوکھٹ اور حور العین کی پیشانی کا بوسہ لوں۔ اب کیا کروں؟

آپ (ص) نے فرمایا: ماں کے قدموں اور باپ کی پیشانی کا بوسہ لو ۔ (یعنی اگر تم نے ایسا کیا تو گویا تم نے جنت کے دروازے کی چوکھٹ اور حور العین کی پیشانی کا بوسہ لیا ہے)

اس نے دوبارہ پوچھا : اگر وہ دونوں زندہ نہ ہوں توکیا کروں؟

آپ (ص) نے فرمایا: ان کے قبور کا بوسہ لو۔[(10)]

----

(9)-بحارالانوار 43 / 285 ح 51، مناقب ابن شہر آشوب 3 / 388.

(10)- بیست و پنج اصل از اصول اخلاقی امامان ، ص 79.

مومن کا احترام

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے بیت اللہ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا:کتنا با برکت ہے تو کہ خدا نے تیری عظمت کو بڑھا دیا ہے اور تجھے مقام و مرتبہ دیا ہے! خدا کی قسم! مومن خدا کے پاس تم سے بھی زیادہ محترم ہے کیونکہ خدا نے تجھ سے متعلق صرف ایک چیز حرام کی ہے وہ تیرے اندر قتل کرنا ہے ، لیکن مومن کی نسبت تین چیزیں حرام کر دیا ہے؛ جان (خون)، مال اور اس سے بدظن ہونا۔[11]

کام کی قدر و قیمت

ابن عباس کہتے ہیں:رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)جب کسی کو دیکھتے تھے تو خوش ہو جاتے تھے اور اس سے پوچھتے تھے کہ توکونسا کام کرتا ہے؟ اگر وہ جواب میں کہہ دیتا کہ میں بیروزگار ہوں تو اس وقت آپ (ص) اس سے فرماتے تھے کہ تو میری نظروں سے گر گیا۔ آپ سے پوچھتا کہ کیوں آپ (ص) کی نظروں سے گر گیا؟ تو آپ (ص) فرماتے تھے کہ: مومن اگر بیروزگار رہا تو لاچار اپنے دین کے ذریعے پیسہ حاصل کرتا ہے۔[12]

روزگار

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)جب کسی کو دیکھتے تھے تو خوش ہو جاتے تھے اور اس سے پوچھتے تھے کہ توکونسا کام کرتا ہے؟ اگر وہ جواب میں کہہ دیتا کہ میں بیروزگار ہوں تو اس وقت آپ (ص) اس سے فرماتے تھے کہ تو میری نظروں سے گر گیا۔ آپ سے پوچھتا کہ کیوں آپ (ص) کی نظروں سے گر گیا؟ تو آپ (ص) فرماتے تھے کہ: مومن اگر بیروزگار رہا تو لاچار اپنے دین کے ذریعے پیسہ حاصل کرتا ہے

----

(11)-سفینۃ البحار، مادہ امن .

(12)-بحارالانوار، ج 100، ص 9.

اصولوں کا پابند

عبد اللہ بن ابی، منافقوں کا سردار جو کلمہ شہادتین زبان پر جاری کرنے کی وجہ سے بچ گیا تھا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی مدینہ کی طرف ہجرت کی وجہ سے اسی حکومت کا تختہ الٹ گیا تھا، اندر سے آپ کی دشمنی دل میں پالتا تھااور اسلام دشمن یہودیوں کے ساتھ مل کر پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے خلاف سازشیں کرتا تھااور لوگوں کے درمیان افواہیں پھیلانے میں کوئی کمی نہیں رکھتا تھا، لیکن آپ (ص) نہ صرف اپنے اصحاب کو یہ اجازت نہیں دیتے تھے کہ اسے اپنے کیفر کردار تک پہنچائیں، بلکہ اس کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آتے تھے اور جب وہ مریض ہو جاتا تھا تو اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے تھے!

جنگ تبوک سے واپسی پر بعض منافقوں نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کو قتل کرنے کی سازشیں کیں کہ آپ (ص) جب پہاڑ کی فلاں تنگ جگہ سے گزریں گے آپ کی سواری کو ڈرائیں گے تاکہ سواری آپ (ص) کو نیچے گرا دے، اس کام کے لیے سب نے اپنے چہرے چھپا لیے تھے جب آپ (ص) وہاں پہنچے تو آپ نے سب کو پہچان لیا اور اپنے اصحاب کے اصرار کے باوجود ان کے نام فاش نہیں کیے اور ان سے انتقام لینے سے چشم پوشی کیا۔[13]

----

(13)- صحیح بخاری ، ج 5، ص 152.

سب سے جامع اسوہ حسنہ

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)اپنے لباسوں کو خود ہی سلتے تھے اپنے جوتوں کی خود ہی مرمت کرتے تھے ، بھیڑ بکریوں کو خود ہی دوہتے تھے، غلاموں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے، زمین پر بیٹھتے تھے، کہیں جاتے وقت گدھے پر سوار ہوتے تھے کسی کو ساتھ میں بٹھاتے بھی تھے ، خود بازار جانے سے نہیں شرماتے تھے، گھریلو ضرورت کی چیزیں خود ہی خریدتے تھے اور اٹھا کر گھر میں لے آتے تھے،سب لوگوں سے ہاتھ ملاتے تھے، اور جب تک سامنے والااپنے ہاتھوں کو نہ چھوڑتا آپ (ص) اپنے ہاتھوں کو نہیں چھوڑتے تھے، سب کو سلام کرتے تھے اگر کوئی آپ کو اپنے گھر دعوت دیتا تو اگر چہ ایک سوکھا خرما ہی کیوں نہ ہو اس کی دعوت کو رد نہیں کرتے تھے۔ آپ (ص) نہایت ہی کم خرچ، بلند طبیعت اور نیک رفتاری کے مالک تھے،آپ کا چہرہ مبارک گشادہ تھا اور لبوں پر مسکراہٹ تھی، آپ (ص) دکھی حالات میں بھی مہرباں رہتے تھے اور مغموم نہیں ہوتے تھے، آپ (ص) کی تواضع میں ذلت نہیں تھی اور عطا و بخشش میں نہایت ہی دریا دل تھے، ایک مہربان دل کے مالک تھے، تمام مسلمانوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے تھے، کبھی بھی دسترخوان سے سیر ہو کر نہیں اٹھتے تھے، اور کسی بھی چیز کو لالچ سے ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔[14]

----

(14)-المیزان ، ج 6، 330.

امتیازی سلوک کے قائل نہ تھے

روایت ہے کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کسی سفر میں تھے ۔ آپ (ص) نے کھانا بنانے کے لیے کسی گوسفند کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ ایک صحابی نے عرض کیا : یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! گوسفند کو میں ذبح کروں گا۔ دوسرے صحابی نے عرض کیا : کھال اتارنے کا کام میں انجام دوں گا۔ ایک اور صحابی نے پکانے کی ذمہ داری اٹھائی۔ اس وقت آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: لکڑیاں جمع کرنے کا کام میں کروں گا ۔ سب نے کہا : یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! ہم لوگ ہیں، ہم ہی لکڑیاں جمع کریں گے، آپ کو زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔اس وقت آپ (ص) نے فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا ہوں کہ خود کو تم پر برتری دوں، بتحقیق حق تعالی پسند نہیں کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ خود کو دوسروں پر برتری دے۔(15)

انصاف

جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)سات سال کے تھے ، ایک دن آپ (ص) نے اپنی دائی حلیمہ سعدیہ سے پوچھا میرے بھائی کہاں ہیں؟ (چونکہ آپ (ص) اس وقت حلیمہ سعدیہ کے ہاں تشریف لے گئے تھے اس کے بیٹوں کو بھائی کہہ کر پکارتے تھے) حلیمہ نے جواب دیا : میرے بیٹے ان گوسفندوں کو چراگاہ لے گئے ہیں جو آپ کی برکت سے خدا نے ہمیں عطا کی ہیں ۔ اس وقت اس سات سال کے بچے نے فرمایا: ماں! آپ نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ ماں نے پوچھا: کیوں؟ آپ (ص) نے فرمایا: کیا یہ سزاوار ہے کہ میں سایے میں بیٹھ کر دودھ پیتا رہوں اور میرے بھائی سخت دھوپ میں ریوڑ چرانے جائیں؟! (16)

----

(15)- منتہی الامال ، ج 1، ص 22.

(16)-بحارالانوار 15 / 376.

دوران طفلی

آپ (ص) دوران طفلی میں "اجیاد" نامی سرزمین میں (جو کہ مکہ کے اطراف میں تھی) بھیڑ بکریاں چراتے تھے۔ عزلت و تنہائی سے واقف تھے اور اس خاموش صحرا میں گھنٹوں سوچوں میں گم ہو جاتے تھے، وجود اور زندگی کے بارے میں غور کرتے تھے طبیعت کی زیبائی کا نظارہ کرتے تھے، پنی قوم سے ہٹ کر کسی اور دنیا میں زندگی گزارتے تھے، آپ (ص) کبھی بھی پنی قوم کے ساتھ لہو و لعب کی محافل میں نہیں جاتے تھے، ان عبادتوں میں بھی نہیں جاتے تھے جو جو بتوں کے نام پر بر پا ہوتی تھیں، اور اس قربانی کے گوشت سے اپنے ہاتھ منہ کو آلودہ نہیں کرتے تھے جو بتوں کے نام نذر کیا جاتا تھا۔[17]

آپ (ص) نے توحید میں اور ماسوا للہ کی نفی میں تفکر کے مراحل کو بڑی تیزی کے ساتھ طے کیا تھا۔بتوں سے بہت زیادہ نفرت کرتے تھے اور فرماتے تھے: میرا ان بتوں سے بڑھ کر کوئی دشمن نہیں ہے۔[18]

بچوں کی اہمیت

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے مسلمانوں کے ساتھ ظہر کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا شروع کیا لیکن معمول کے برخلاف آخری دونوں رکعتوں کو جلدی جلدی پڑھ کر ختم کیا۔ نماز کے بعد لوگوں نے آپ سے پوچھا : کیا کوئی واقعہ رونما ہوا کہ آپ (ص) نے نماز کو جلدی ختم کیا؟

اس وقت آپ (ص) نے فرمایا: أَمَا سَمِعْتُمْ صُرَاخَ الصَّبِيِّ. کیا تم نے بچے کی چیخ نہیں سنی؟![19]

----

(17)- سیرہ احمد زینی ، ص 95.

(18)-سیرہ حلبی ، ج 1، ص 270.

(19)- کلینی، ابو جعفر، محمد بن یعقوب، الکافی ج6، ص: 48

کنجوسی

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کعبہ کے طواف میں مشغول تھے ، ایک آدمی کو دیکھاکہ غلاف کعبہ پکڑ کر خدا سے گڑگڑا رہا ہے کہ: خدایا اس گھر کی حرمت کا واسطہ مجھے بخش دے۔

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے پوچھا: تیرا گناہ کیا ہے؟

اس نے کہا کہ: میں مالدار انسان ہوں ۔ جب بھی کوئی فقیر میری طرف آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میرے اندر شعلہ بھڑکتا ہے (آگ بھگولا ہو جاتا ہوں یعنی بہت غصہ آتا ہے)

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: مجھ سے دور ہو جاؤ ، مجھے اپنی آگ میں مت جلاؤ۔

اس کے بعد آپ (ص) نے فرمایا: اگر تو رکن اور مقام (مقام ابراہیم اور کعبہ کی دیوار) کے درمیان دو ہزار رکعات نماز ادا کرے اور اس قدر روئے کہ آنسوؤں کی نہریں جاری ہو جائیں لیکن کنجوسی کی خصلت کے ساتھ اس دنیا سے چلا جائے تو بھی جہنم میں جاؤ گے۔[20]

----

(20)- جامع السعادات ، علامہ نراقی ، ج 2، ص 153.

مقروضی

کسی کے جنازے کو لایا گیا تا کہ آپ (ص) اس پر نماز پڑھیں۔

آپ (ص) نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کر کے فرمایا: تم لوگ اس پر نماز پڑہو میں نہیں پڑھ سکتا ہوں۔

اصحاب نے سوال کیا : آپ (ص) کیوں اس پر نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں؟

آپ (ص) نے فرمایا: یہ لوگوں کا مقروض تھا۔

ابو قتادہ نے کہا: میں ضمانت دیتا ہوں کہ اس کے قرضوں کو ادا کروں گا۔

آپ (ص) نے فرمایا : مکمل طور پر ادا کرو گے؟

ابو قتادہ نے کہا: ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)میں مکمل طور پر ادا کروں گا۔

ابو قتادہ کہتا ہے کہ اس کا قرضہ سترہ یا اٹھارہ درھم تھا۔[21]

فرزندوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک

ایک دن آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے ایک آدمی کو دیکھا کہ ایک فرزند کے چہرے پر بوسہ لے رہا تھا لیکن دوسرے فرزند کی طرف توجہ ہی نہیں کررہا تھا۔

آپ (ص) ناراض ہوئے اور فرمایا: کیوں اپنے دونوں فرزندوں کے درمیان فرق کرتے ہو؟ کیوں دونوں کے ساتھ برابری کا سلوک نہیں کرتے؟[22]

----

(21)- مستدرک الوسائل ، ج 13، ص 404.

(22)- بحارالانوار، ج 104، ص 97، ح 61 از نوادر راوندی و من لایحضرۃ الفقیہ ، ج 3، ص 483، ح 4704.

گالم گلوچ اور اہانت کے مقابلے میں رواداری

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا گزر لوگوں کے ایک گروہ سے ہوا جو کسی ایسے آدمی کے گرد حلقہ لگائے بیٹھے تھے جو بہت زیادہ وزنی پتھر اٹھاتا تھا ۔ آپ (ص) نے فرمایا: کیا بات ہے؟

لوگوں نے عرض کیا : یہ آدمی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لیے وزنی پتھر اٹھاتا ہے۔

آپ (ص) نے فرمایا: کیا تمہیں اس سے بھی زیادہ طاقتور انسان کی خبر دوں؟ اس سے بھی طاقتور انسان وہ ہے جسے جب کوئی گالی دے اور وہ اس کے مد مقابل رواداری کا مظاہرہ کرے اپنے نفس پر مسلط رہے ، غصے کو پی لے اور شیطان سے دشمن پر غالب آجائے۔[23]

مومن کے احترام کو اٹھنا

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مسجد میں تھے کہ کوئی آدمی داخل ہوا، آپ (ص) اس کے احترام کو اپنی جگہ سے اٹھے اور اس کے لیے جگہ خالی کیا۔

اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جگہ بہت وسیع ہے ۔

آپ (ص) نے فرمایا: کسی ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ جب وہ بیٹھنے کے لیے پاس آئے تو اس کے لیے جگہ خالی کردے۔[24]

----

(23)- مجموعہ ورام ، ص 340.

(24)-بحارالانوار، ج 16، ص 240.

کام کرنے والے کا ہاتھ چومنا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)جب جنگ تبوک سے لوٹ آئے تو سعد انصاری آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے استقبال کو گیا، آپ (ص) نے اس سے ہاتھ ملایا ، جب سعد کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں تھا تو آپ نے فرمایا یہ کھردری کیا ہے جو تیرے ہاتھ میں ہے؟

سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! میں ہل چلاتا ہوں ، بیلچہ کے ساتھ کام کرتا ہوں اور اپنے بچوں کے لیے رزق و روزی مہیا کرتا ہوں۔

اس وقت آپ (ص) نے سعد کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور فرمایا : یہ وہ ہاتھ ہے جو جہنم کی آگ سے محفوظ ہے۔[25]

دنیا سے بے اعتنائی

سہل بن سعد ساعدی کہتا ہے: ایک شخص رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں آیا اور کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیں کہ جب میں اسے بجا لاؤں تو خدا اور لوگوں کی نظر میں ہر دلعزیز بن جاؤں۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی کا اظہار کروتاکہ خدا تجھے دوست رکھے اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے چشم پوشی اور بے اعتنائی کرو ؛ تاکہ لوگوں میں ہر دلعزیز بن جاؤ۔[26]

----

(25)-اسدالغابہ ، ج 2، ص 269.

(26)- سنن ابن ماجہ ، ج 2، ص 1374.

عورتوں کا اجر

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)جہاد اور مجاہدوں کے ثواب اور اجر کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے، ایک عورت کھڑی ہوگئی اور عرض کیا : کیا عورتوں کیلئے ان فضیلتوں اور ثواب سے بہرہ مند ہونے کی گنجائش ہے یا نہیں؟

آپ (ص) نےفرمایا: ہاں، عورت حاملہ ہونے سے بچے کے دودھ چھڑانے تک ان لوگوں کی طرح ہے جو راہ خدا میں جہاد میں مصروف ہوں اگر اس دوران وہ مرجائے تو اس کوشہید کا ثواب ملے گا۔[27]

مشرکہ ماں سے رابطہ

اسما بنت ابو بکر کہتی ہے : میری ماں میرے پاس آئی تو میں نے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ماں مشرکہ ہے کیا میں اس کے ساتھ تعلق رکھ سکتی ہوں؟

آپ (ص) نے فرمایا: ہاں۔[28]

----

(27)- من لا یحضرہ الفقیہ ، ج 3، ص 561.

(28)-بحجۃ البیضاء، ج 3، ص 429.

مومن کی نماز کا اجر

آپ (ص) مسکراتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے، کسی نے اس کی وجہ پوچھی،تو آپ نے فرمایا:میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے دو فرشتہ نظر آئے جو زمین کی طرف آرہے تھے تاکہ مومن کی رات اور دن کی عبادتوں کا اجر لکھیں، وہ بندہ جو ہر روز اپنی عبادتگاہ میں نماز میں مشغول رہتے تھے لیکن اس وقت اسے اپنی عبادتگاہ میں نہیں پایا بلکہ بیماری کے عالم میں بستر بیماری پر پایا، یہ دونوں فرشتے آسمان کی طرف گئے اور خدا سے عرض کرنےلگے کہ ہم ہر روز کی طرح آج بھی اس کی عبادتوں کا اجر لکھنے اس کی عبادتگاہ میں گئے لیکن اسے وہاں نہیں پایابلکہ اسے بیماری کے بستر پر پایا۔

خداوند عالم ان دونوں فرشتوں سے کہے گا: جب تک وہ بیماری کے بستر پر رہے گا اس کے لیے عبادت کا ثواب لکھتے رہیں ، یہ مجھ پر ہے کہ جب تک وہ بستر بیماری پر ہےعبادتوں کا اجر اسے دیتا رہوں۔[29]

نماز کی تأثیر

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:ہم رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے ساتھ مسجد میں وقت نماز کے داخل ہونے کا انتظار کر رہے تھے ، اس دوران ایک آدمی اٹھا اور کہا: اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! میں نے ایک گناہ کیا ہے اس کی مغفرت کے لیے کیا کروں؟ آپ (ص) نے اس سے منہ پھیر لیا۔ جب نماز تمام ہو گئی تو اس آدمی نےپھر سے اپنی بات کو دہرایا تو پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: کیا تم نے ابھی ابھی ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ کیا نماز کے لیے اچھی طرح وضو نہیں کیا؟ اس نےعرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت آپ (ص) نے فرمایا: نماز تیرے گناہ کا کفارہ اور بخشش کا سامان ہو جائے گی۔[30]

---

(29)- فروع کافی ، ج 1، ص 31.

(30)-بحارالانوار، ج 82، ص 319.

تحفہ

ایک دن ابن عباس رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں حاضر ہوا ، مہاجرین او رانصار میں سے بھی بعض لوگ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: جو بھی بازار جائے اور اپنے گھر والوں کے لیے کوئی تحفہ خرید لے وہ اس انسان کی طرح ہے جس نے فقیروں کیلئے اپنے کاندھے پر صدقہ اٹھایا ہوا ہو۔

نیز آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: جب میوہ، کھانا یا کوئی دوسرا تحفہ بانٹنا شروع کرو تو پہلے بیٹی سے شروع کرو پھر بیٹے کو دو، بتحقیق جو کوئی اپنی بیٹی کو خوش کرے گا وہ اس انسان کی مانند ہے جس نے اسماعیل کی اولاد میں سے ایک غلام کو آزاد کیا ہو اور جو کوئی اپنے بیٹے کو خوش کرے اور اسے دوسروں کے ہاتھوں کی طرف دیکھنے سے بے نیاز کرے تو وہ اس انسان کی مانند ہے جو خوف خدا میں رویا ہو اور جو کوئی خوف خدا میں روئے خدا اسے جنت میں داخل کر دے گا۔[31]

سیکھنا سکھانا

ایک دن مدینہ منورہ میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)مسجد میں وارد ہوئے، آپ (ص) کی نگاہیں دو گروہوں پر پڑیں ، ایک گروہ عبادت اور ذکر خدا میں مصروت تھا ، جبکہ دوسرا گروہ تعلیم اور تعلم ، سیکھنے اور سکھانے میں مصروف تھا، آپ (ص) ان دونوں گروہوں کے دیکھنے سے مسرور ہوئے اور اپنے اصحاب سے فرمایا: یہ دونوں گروہ نیک کام کر رہے ہیں لیکن میں لوگوں کو تعلیم دینے اور علم سکھانے کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔ پس آپ (ص) بھی اس گروہ میں شامل ہو گئے جو تعلیم و تعلم میں مصروف تھا۔[32]

----

(31)-تحفۃ الواعظین ، ج 6، ص 109، نقل از وسائل الشیعہ ، ج 7، ص 227.

(32)-در سایہ اولیاء خدا، محمود شریعت زادہ ، ص 40.

جسمانی سزا

ابو مسعود انصاری کہتا ہے: میرا ایک غلام تھاکہ میں اسے زدوکوب کر رہا تھا ، پیچھے سے ایک آواز آئی کوئی کہہ رہا تھا: اے ابو مسعود! خدا نے تجھے اس پر توانائی دی ہے۔ (اسے تیرا غلام بنایا ہے) میں نے پلٹ کر دیکھا تو دیکھا کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)ہیں۔

میں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)سے عرض کیا : میں نے اسے خدا کی راہ میں آزاد کیا ۔

اس وقت آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے فرمایا : اگر تم یہ کام نہ کرتے تو آگ کے شعلے تجھے اپنی لپیٹ میں لے لیتے ۔[33]

دوسروں کی طرف دھیان

آپ (ص) کسی کی طرف بھی رخ کرتے تھے تو کبھی بھی اس کے سامنے آدھے رخ سے نہیں بیٹھتے تھے بلکہ تمام بدن کو اس کی طرف رکھتے تھے کسی کے ساتھ بھی جفا نہیں کرتے تھے، دوسروں کے عذر کو بہت جلد مان لیتے تھے۔[34]

کام کا ثواب

کسی سفر میں آنحضرت کے بعض اصحاب روزہ دار تھے، سخت گرمی کی وجہ سے ان روزہ داروں میں سے ہر ایک کسی نہ کسی کونے میں بے حال پڑاہوا تھا، باقی لوگ خیموں کو نصب کرنے، جانوروں کو پانی دینے اور دوسرے کاموں میں مصروف تھے، آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: پورے کا پورا اجر و ثواب ان لوگوں کو ملے گا جو کسی نہ کسی کام کو انجام دینے میں مصروف ہیں۔[35]

----

(33)-بحارالانوار 74 / 142، ج 12.

(34)-بحارالانوار، ج 16، ص 228.

(35)- صحیح مسلم ، ج 3، ص 144.

سلام کا جواب

کوئی شخص آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خدمت میں پہنچا اور کہا "السلام علیک" تو آپ نے جواب میں فرمایا: "و علیک السلام و رحمۃ اللہ " دوسرا آیا اور اس نے یوں سلام کیا: "السلام علیک و رحمۃ اللہ " آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے جواب دیا "و علیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ " تیسرا آدمی آیا او راس نے اس طرح سلام کیا"السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ" تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے جواب دیا " علیک" اس وقت اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)میرا جواب کم کیوں دیا؟ کیا خدا کا حکم نہیں ہے کہ اگر گوئی تم پر سلام کرے تو اس سے بہتر انداز میں یا اسی کی طرح ہس جواب دے دیں؟ تو آپ (ص) نے فرمایا: تم نے میرے لیے جواب دینے کی کوئی چیز باقی نہیں رکھی لا محالہ مجھے تمہارے سلام کی طرح ہی جواب دینا پڑا۔[36]

جوانان

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اہم ثقافتی،سماجی اور فوجی ذمہ داریوں کو جوانوں کے سپرد کرتے تھے۔ہجرت سے پہلے مصعب بن عمیر کو جو کہ ایک نوجوان تھا،آپ (ص) کی طرف سے ثقافتی اور تبلیغی امور کو انجام دینے کے لیے مدینہ بھیجا گیا۔

و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لمصعب و کان فتا حدثا و امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ بالخروج۔[37]

آپ (ص) نے مصعب بن عمیر سے جو کہ نوجوان تھے، بات کی اور اسے نکلنے کا حکم دیا۔

یہی جوان جنگ بدر و احد میں اسلامی فوج کا سپہ سالار تھا ، یہ جوان جنگ احد میں بہادری کا مظاہر کرتے ہوئے بدرجہ شہادت فائز ہوا۔

----

(36)-تفسیر المیزان ج 5، ص 33 بہ نقل از تفسیر صافی .

(37)-بحارالانوار، ج 6، ص 405.

علی کی محبت

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)فرماتے ہیں:معراج کی رات جب مجھے آسمانوں پر لے جا رہے تھے، جہاں جہاں میں پہنچتا تھا فرشتے گروہوں کی شکل میں جوق درجوق میرےاستقبال کو آتے تھے، اس دن جبریل علیہ السلام نے ایک بہت ہی خوبصورت بات کی: اگر آپ (ص) کی امت علی علیہ السلام کی محبت پر ایک ہوجاتی تو خدا جہنم کو خلق ہی نہیں کرتا ۔(38)

حسن معاشرت

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)اپنے لباس اور جوتوں کی خود ہی مرمت فرماتے تھے۔ بھیڑ بکریوں کو خود دوہتے تھے۔غلاموں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے، خاک پر بیٹھتے تھے اور اس میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔ اپنی ضرورت کی چیزوں کو خود ہی بازار سے خریدتےتھے۔ ہاتھ ملاتے وقت جب تک سامنے والا اپنے ہاتھوں کو کھینچ نہیں لیتا آپ (ص) اپنے ہاتھوں کو نہیں کھینچتے تھے۔ہر ایک کو سلام کرتے تھے چاہے وہ مالدار ہو یا درویش، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اگر کسی کھانے پر آپ (ص) کو بلایا جاتا تھا آپ (ص) اسے چھوٹا اور حقیر نہیں سمجھتے تھے چاہے وہ چند عدد خرما ہی کیوں نہ ہو۔

آپ (ص) کا روز مرہ کا خرچہ بہت ہی کم تھا، آپ عظیم مزاج ،شائستہ اور خوشگوار چہرہ والے تھے۔ ہنسے بغیر لبوں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ غمگین ہو جاتے تھے لیکن چہرہ نہیں بگھاڑتے تھے۔ متواضع اور فروتن تھے لیکن کبھی بھی حقارت اور ذلت کی بو تک نہیں آتی تھی۔ سخاوت مند تھےلیکن اسراف سے بچ کر۔ قلب نازک کے مالک تھے اور تمام مسلمانوں کے ساتھ نہایت ہی مہربانی سے پیش آتے تھے۔(39)

----

(38)-بحارالانوار، ج 40، ص 35.

(39)-سنن النبی ، ص 41، ح 52، از ارشادالقلوب

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا پندرہ سال آپ (ص) سے بڑی تھی ۔ رحلت کے بعد سے جب بھی حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کا نام لیا جاتا تھا آپ (ص) عظمت اور احترام کےساتھ اسے یاد کرتے تھے۔ کبھی کبھار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے، جن-اب عایشہ کو یہ گوارا نہیں ہوتا تھا۔(40)

آپ (ص) فرماتے ہیں: بتحقیق میں خدیجہ کو اپنی امت کی عورتوں پر برتری اور فضیلت دیتا ہوں، جس طرح حضرت مریم س-لام اللہ علیہا کو اپنے زمانے کی عورتوں پر برتری تھی ۔ خدا کی قسم مجھے خدیجہ سلام اللہ علیہا کے بعد اس جیسی خاتون نہیں ملی۔

(مترجم) تحقیق کرنے والوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ حضرت خدیجہ سلام علیہا عمر میں آنحضرت سے بڑی نہ-یں تھ-ی اور شادی کے وقت کنواری بھی تھی۔ یہ تاریخ لکھنے والوں کی ستم ظریفی یا بغض و عداوت یا کچھ دوسری علتیں تھ-یں ک-ہ حض-رت خدیج-ہ سلام اللہ علیہاکو : 1- مطلقہ 2- چالیس سال کا بیان کیا، حالانکہ شادی کے وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی اور آپ سلام اللہ علیہا دوشیزہ بھی تھیں۔

----

(40)-بحارالانوار، ج 16، ص 81.

رابطے کی حفاظت کرنا

ایک شخص آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! میرے رشتے داروں نے مجھ سے ناطے توڑ دیے ہیں اور میرے اوپر حملہ کیا اور مجھے شماتت بھی کی،کیا میں بھی ان کے ساتھ رابطہ توڑ دوں؟

آپ (ص) نے فرمایا: اگر تم نے ایسا کیا تو خدا وند عالم رحمت کی نظر تم سب سے ہٹا لے گا۔

اس نے عرض کیا : تو میں کیا کروں ؟آپ (ص) نے فرمایا: جن جن لوگوں نے تجھ سے رابطہ توڑ دیا ہے ان کے ساتھ دوبارہ رابطہ برقرار کرو۔ جس نے تجھے محروم رکھا اسے عطا کرو۔ جس نے تم پر ستم کیا اس کو معاف کرو؛ اس صوت میں خدا ان لوگوں کے مقابلے میں تیری حمایت کرے گا۔[41]

پیدل چلنے والے کا حق

آپ (ص) جب سوار ہوتے تھے اصحاب میں سے کسی کو پیدل چلنے نہیں دیتے تھے ، اگر اپنے ساتھ سواری میں جگہ ہوتی تھی تو اسے بھی بٹھالیتے تھے لیکن اگر جگہ نہیں ہوتی تھی تو اس سے فرماتے تھے کہ فلاں جگہ میرا انتظار کرنا۔[42]

فرزند کا حق

آپ (ص) سے پوچھا گیا کہ : مجھ پر میرے فرزند کا حق کیاہے؟

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: اس کا اچھا سا نام رکھ دو، اس کو با ادب بناو، اسے مناسب اور نیک کاموں پر مامور کرو۔[43]

----

(41)-محجۃ البیضاء، ج 3، ص 430.

(42)-سنن النبی ، ص 50، ح 68 از مکارم الاخلاق ، ج 1، ص 22.

(43)-وسائل الشیعہ ، ج 15، ص 198، ح 1.

حلال اور حرام

کوئی عرب رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے حضور مشرف ہوا، اور آپ (ص) سے عرض کیا : خدا سے عرض کریں کہ وہ میری دعاکو مستجاب فرمائے۔

آپ (ص) نے فرمایا: تم اگر اپنیدعاؤں کو قبول ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہو تو کسب حلال کرو اور حرام سے اپنے اموال کو پاک کرو اور اپنے پیٹ کو بھی حرام سے بچاؤ۔(44)

نرم مزاجی

انس بن مالک کہتا ہے : میں پورے دس سال آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت اقدس میں رہا۔آپ (ص) نے کبھی بھی مجھ سے یہ نہیں فرمایا تم نے کیوں یہ کام انجام دیا؟ یا کیوں تم نے وہ کام انجام نہیں دیا؟(45)

نیز انس سے مروی ہے : میں کئی سال آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کی خدمت میں رہا ، کبھی بھی آپ (ص) نے میری توہین یا تحقیر نہیں کی ۔ کبھی بھی مجھے نہیں مارا۔ کبھی بھی مجھےاپنے پاس سے نہیں بھگایا۔ کبھی بھی مجھ پر غصہ نہیں اتارا۔ کبھی میری خامیوں اور سستیوں کے باعث مجھ پر سختی نہیں کی ۔ جب آپ (ص) کے خاندان کا کوئی فرد مجھ پر تشدد کرتا تھا تو آپ (ص) اس سےفرماتے تھے : اسے چھوڑ دو ، جو ہونا ہوگا وہ ہوکر رہے گا۔

----

(44)-سفینۃ البحار، ج 1، ص 448.

(45)-اخلاق النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و آدابہ ، ص 36.

حمد

جب بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو کوئی خوشخبری دی جاتی تھی اور آپ (ص) خوشحال ہو جاتے تھے تو خدا کا شکر بجا لاتے تھے اور فرماتے تھے :الحمد للہ علی کل نعمة ۔ہر نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں ۔ اور جب کوئی مصیبت یا آفت پڑتی تھی اور آپ (ص) غمگین ہو جاتے تھے تو فرماتے تھے: الحمد للہ علی کل حال۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

خلاصہ یہ ہے کہ کبھی بھی حمد اور شکر آپ کی زبان سے نہیں چھوٹتے تھے۔[46]

غصہ

ایک آدمی حضور(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! کوئی ایسی چیز مجھے سکھائیں کہ خدا اس سے مجھے فائدہ پہنچائے ، اور کوئی مختصر بات کہہ دیں کہ میں اسے آسانی سے یاد رکھ سکوں۔

آپ (ص) نے فرمایا: غصہ نہ کرو۔ اس نے پھر عرض کیا : کوئی ایسی چیز مجھے سکھائیں کو میرے لیے فائدہ مند ثابت ہو۔ اور وہ شخص اپنی بات کو بار بار دہراتا تھا آپ (ص) ہر بار اسے فرماتے تھے : غصہ نہ کرو۔[47]

نیند

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نیند سے جاگنے کے بعد سجدے میں چلے جاتے تھے اور اس دعا کو پڑھتے تھے:

الحمدللہ بعثنی مرقدی ھذا و لوشاء لجعلہ الی یوم القیمة

تمام تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے مجھے نیند سے جگایا اگر وہ چاہتا تھا تو مجھے اسی حالت میں روز قیامت تک باقی رکھتا تھا۔

اور نقل ہوا ہے کہ آپ (ص) سوتے وقت اور نیند سے جاگنے کے بعد مسواک(دانتوں کو برش) کرتے تھے۔[48]

----

(46)-اصول کافی ، ج 1، ص 503 - 490.

(47)-سنن بیہقی ، ج 10، ص 105.

(48)-بحارالانوار، ج 73، ص 202.

عجب یا خود بینی

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے سامنے کسی کی تعریف کی گئی۔ ایک دن وہ شخص پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی محضر میں پہنچا۔ اصحاب نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! یہ وہی شخص ہے جس کی ہم تعریف کر رہے تھے۔

آپ (ص) نے فرمایا: میں تیرے چہرے پر ایک قسم کا کالا شیطان دیکھ رہا ہوں ، وہ نزدیک آیا اور رسول اللہ کو سلام کیا، آپ نے فرمایا: تمہیں خدا کی قسم! کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ : لوگوں میں مجھ سے بہتر کوئی نہیں؟

اس نے جواب میں کہا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! بجا فرمایا آپ نے۔[(49)]

کھانا

عمر بن ابی سلمہ ، ام المومنین ام سلمی کا بیٹا کہتا ہے: میں ایک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا ، میں برتن کے ہر طرف سے کھا رہا تھا ۔ آپ (ص) نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ تیرے سامنے ہے اس سے کھاؤ۔[(50)]

امداد خانہ

عبد اللہ جزعان جو ایک بوڑھا اور فقیر تھا، ایک گھر بنا رہا تھا، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے جو ان دنوں سات سال کے تھے، بچوں کو جمع کیا اور عبد اللہ کی مدد کو تشریف لے گئے تاکہ اس کا گھر بن جائے۔ یہاں تک کہ اس گھر کا نام امداد خانہ رکھا اور بعض لوگوں کو مظلوموں کی مدد کرنے پر مامور کیا۔[(51)]

----

(49)-محجۃ البیضاء، ج 6، ص 240.

(50)- صحیح بخاری ، ج 7، ص 88.

(51)-حیوۃ القلوب ، ج 2، ص 67.

ماں کے پاس

ایک آدمی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں آیا اور کہا : میں ایک چست و چالاک جوان ہوں اور چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں جہاد کروں؛ لیکن میری ماں اس کام پر راضی نہیں ہے۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا جاوٴ اور جا کر اپنی ماں کی خدمت کرو ، اس خدا کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے ماں کی ایک رات کی خدمت ایک سال خدا ہ کی راہ میں جہاد سے افضل ہے۔[52]

ہاتھوں کا بوسہ لینا

ایک آدمی نے چاہا کہ آپ (ص) کے ہاتھوں کو چوم لے ، آپ (ص) نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا : یہ کام عجم والے اپنے بادشاہوں سے کرتے ہیں میں بادشاہ نہیں ہوں بلکہ میں تم میں سے ایک آدمی ہوں۔[53]

میزبان کے لیے دعا

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں: ابوالہیثم نے کھانا بنایا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کو اصحاب سمیت کھانے پر دعوت دی ، جب اصحاب کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ (ص) نے ان سے کہا اپنے میزبان بھائی کو ثواب پہنچائیں۔ اصحاب نے کہا : میزبان کو کس طرح ثواب پہنچائیں؟ آپ (ص) نے فرمایا: جب کسی گھر میں داخل ہوجائیں اس کے گھر سے کھائیں پئیں تو اس کے لیےدعائے خیر کریں، اس کام سے میزبان کو ثواب حاصل ہوتا ہے۔[54]

----

(52)-اصول کافی ، ج 4، ص 50، ح 8.

(53)-خیانت در گزارش تاریخ ، ج 3، ص 271.

(54)-جامع الاصول من احادیث الرسول ، ج 5، ص 101.

آبروئے مومن سے دفاع

ابو درداء کہتا ہے: ایک آدمی نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خدمت میں کسی کے بارے میں برا بھلا کہا، کسی ایک نے اس سے دفاع کیا ۔ اس وقت آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: جو کوئی اپنے مومن بھائی کی آبرو کا دفاع کرے یہ آتش جہنم کے لیے ڈھال اور سپر بنے گا۔[55]

دنیا داری

رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا:قیامت کے دن ایک گروہ کو حساب کتاب کے لیے لایا جائے گا جن کے اعمال تہامہ کے پہاڑ کی مانند ایک دوسرے پر سجا کر رکھے ہوئے ہیں! لیکن خدا کی طرف سے حکم آئے گا کہ انہیں جہنم لے جائیں ۔ اصحاب نے سوال کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! کیا یہ لوگ نماز پڑھتے تھے؟ آپ (ص) نے فرمایا:

ہاں، یہ لوگ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے رات کا کچھ حصہ عبادت میں گزارتے تھے ، لیکن جونہی دنیا داری کا کوئی موقع ملتا تھا جلدی سے اس پر جھپٹ پڑتے تھے۔[56]

جنگ و جدال سے دوری

ایک دن رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اپنے اصحاب کے پاس آئے تو دیکھا وہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ و جدال کر رہے ہیں ۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سخت ناراض ہوئے اورچہرہ مبارک سرخ ہوگیا جیسے انار کا کوئی دانہ رخسار پر پھٹ گیا ہو ، اور فرمایا:کیا تم لوگ اسی کام کے لیے پیدا ہوئے ہیں اور اسی کام پر مامور ہو کہ قرآن کے بعض کو دوسرے بعض سے مخلوط کرتے ہو؟ سوچو تم کن کاموں پر مامور ہو کہ انہیں بجا لاو! کن کاموں سے نہی کی گئی ہے کہ ان سے اجتناب کرو![57]

----

(55)-وسائل الشیعہ ، ج 7، ص 607.

(56)-امالی الاخبار، ص /465.

(57)-محجۃ البیضاء، ج 6، ص 321.

اہل بیت علیہم السلام سے دوستی

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ میری طرح زندگی گزارے میری طرح اس کو موت آجائے اور مرنے کے بعد جنت کے باغوں میں جنہیں پروردگار نے میرے لیے بنایا ہے جگہ حاصل کرے ، اس کے لیے ضروری ہے کہ میرے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور اس کے بعد والے اماموں کی اقتداء کرے کہ یہ ہستیاں میری عترت ہیں میری طینت (مٹی) سے انہیں خلق کیا ہےاور انہیں علم عطا کیا گیا ہے، میری امت میں ان پر افسوس ہو جو میری عترت کی برتری اور مقام و منزلت کا انکار کریں، اور میرے ساتھ ناطہ توڑ دیں ، خدا وند ان لوگوں کو میری شفاعت سے محروم کرے گا۔(58)

مومن کی زیارت

انس بن مالک کہتا ہے : رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی سیرت یہ تھی کہ اگر تین دن کسی مومن بھائی کو نہیں دیکھتے تو اس کی خبرلیتے تھے، چنانچہ اگر وہ مومن بھائی سفر پر گیا ہوا ہوتا تو اس کے حق میں دعا کرتے تھے۔ اور اگر گھر میں ہوتا تھا تو اس کے دیدا ر کو تشریف لے جاتے تھےاور جب بھی کسی کی بیماری کی خبر مل جاتی تھی تو اس کی عیادت کو جاتے تھے۔(59)

----

(58)-حلیۃ الاولیاء ج 1، ص 86.

(59)-بحارالانوار، ج 16، ص 223 و اخلاق النبی ، ص 74.

حقیقی پاگل

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم پیغمر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے ساتھ کسی گروہ سے گزرے، نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ان سے فرمایا:تم لوگ کس لیے اکھٹے ہوئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) یہ آدمی پاگل ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے ہم اس کے ادر گرد جمع ہوئے ہیں۔ آپ (ص) نے فرمایا: یہ پاگل نہیں ہے بلکہ بیمار ہے ۔ اس کے بعد فرمایا: کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ اصلی پاگل کو پہچان لو؟ سب نے عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)۔

آپ (ص) نے فرمایا: پاگل وہ شخص ہے جو فخر اور تکبر کے ساتھ زمین پر چلتا ہےاور ٹیڑی آنکھوں سے دوسروں کو دیکھتا ہے،مستی اور نخرہ کے ساتھ کاندھا ہلاتا ہے، اور گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ خدا سے جنت کا متمنی بھی رہتا ہے۔ لوگ اس کے شر سے امان میں نہیں ہوتے، اور اس سے کسی خیر اور نیکی کی امید نہیں کرتے ، وہ اصلی پاگل ہے لیکن یہ آدمی صرف بیمار اور ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے۔(60)

ذکر اور دعا

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)ذکر اور دعا کے لیے آواز اونچی کرنے کو جو کہ اکثر ریاکاروں کا طریقہ ہے پسند نہیں فرماتے تھے۔ سفر میں آپ کے اصحاب جب درہ میں پہنچتے تھے اونچی آواز میں تکبیر اور تہلیل پڑھتے تھے۔ آپ (ص) نے فرمایا: آہستہ پڑھیں، جس کو تم پکار رہے ہیں نہ بہرا ہے اور نہ وہ دور ہے، وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہےسننے والا اور وہ تمہارے بہت قریب ہے۔(61)

----

(60)-خصال شیخ صدوق (قدس سرہ)، ص 295.

(61)- صحیح بخاری ، ج 4، ص 57.

چلنا

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جب مرکب پر سوار ہو کر کہیں تشریف لے جاتے تھے تو اجازت نہیں دیتے تھے کہ کوئی ان کے ساتھ پیدل چلے۔چلتے وقت تواضع، وقار اور تیزی کے ساتھ چلتے تھے، اور خود کو ناتوان، کمزور اور سست نہیں دکھاتے تھے۔ (62)

جانوروں کے ساتھ مہربانی

عبد الرحمن بن عبد اللہ کہتا ہے: کسی سفر میں ہم آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے ساتھ تھےآپ (ص) کی نگاہیں کسی حمرہ (چڑیا جیسا کوئی پرندہ) پر پڑیں کہ اس کے ساتھ دو چوزے بھی تھے، ہم نے چوزوں کو اٹھا لیا وہ پرندہ آکر ہمارے اور گرد پر مارنے لگا۔ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے یہ منظر دیکھا تو فرمایا: تم میں سے کون اس کے بچوں کی نسبت خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے؟اس کے بچوں کو اسے لوٹا دیں۔(63)

لوگوں کی رعایت

معاذ بن جبل سے روایت ہوئی ہے، وہ کہتا ہے کہ : رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے مجھے یمن بھیجا اور مجھ سے فرمایا: معاذ! جب بھی سردیوں کا موسم آجائے تو صبح کی نماز صبح طلوع ہونے کی شروع میں بجا لاؤ حمد اور سورہ کو لوگوں کی توانائی اور ان کے حوصلے کے مطابق پڑھو، حمد و سورہ کو لمبا کرکے انہیں نہ تھکاؤ۔اور گرمیوں میں صبح کی نماز کو روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھو، کیونکہ رات مختصر ہے اور لوگوں کو آرام کرنے کی ضرورت ہے انہیں چھوڑ دیں کہ اپنی ضرورت کو پورا کریں ۔ (64) (یعنی ان کی تھکاوٹ دور ہونے تک صبر کریں)

----

(62)-بحارالانوار، ج 16، ص 236.

(63)-الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ ، ج 1، ص 144

(64)-اخلاق النبی صلی اللہ علیہ و آلہ ، ص 75.

دوسروں کے حقوق کی رعایت

ابو ایوب انصاری، مدینہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا میزبان، کہتا ہے: ایک رات میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے لیے کھانے کے ساتھ پیاز اور لہسن بھی تیار کیا اور آپ (ص) کے سامنے پیش کیا۔ آپ (ص) نے اس سے نہیں کھایا اور اسے واپس کر دیا۔ ہم نے انگلیوں کی نشان بھی کھانے میں نہیں پائے۔ میں بے چینی کے عالم میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خدمت میں گیااور عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! کیوں کھانا تناول نہیں فرمایا؟ آپ اس سے تھوڑا سا تناول فرماتے تاکہ ہم اس سے برکت طلب کرتے؟

آپ (ص) نے جواب میں فرمایا: آج کے کھانے میں لہسن تھا اور چونکہ میں کسی اجتماع میں شرکت کرنے جا رہا ہوں اور لوگ مجھ سے ملتے ہیں میرے ساتھ باتیں کرتے ہیں؛ لہذا اس کو کھانے سے معذرت چاہتا ہوں۔

ہم نے اس کو کھالیا اور اس کے بعد سے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے لیے کبھی ایسا کھانا نہیں بنایا۔(65)

لوگوں سے برتاؤ

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جنگ کے میدان میں تھے ، ایک عرب آپ (ص) کی خدمت میں آیا اور آپ کی راہوار کے لگام کو تھام لیا اور کہا؛ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ! کوئی ایسا عمل مجھے سکھائیں جس سے میں جنت میں جا سکوں۔

آپ (ص) نے فرمایا: لوگوں سے اس طرح پیش آؤ جیسا کہ تم چاہتے ہو وہ تمہارے ساتھ اسی طرح سے پیش آئیں،اور اس سلوک سے بچو جو اگر لوگ تمہارے ساتھ کریں تو تم ان سے ناراض ہو جاؤ۔(66)

----

(65)-سیرہ ابن ہشام ، ج 2، ص 144.

(66)-اصول کافی ، باب انصاف و عدل ، ج 10.

مشکلات کو رفع کرنا

حذیفہ کہتا ہے: آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی سیرت یہ تھی کہ جب انہیں کوئی مشکل پیش آتی تھی تو نماز سے پناہ لیتے تھے، اور نماز سے مدد مانگتے تھے۔[67]

روزہ

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)ماہ رمضان اور ماہ شعبان کے اکثر ایام کے علاوہ سال کے باقی ایام میں سے بعض ایام بھی روزہ رکھتے تھے۔[68] اسی طرح آپ (ص) ماہ رمضان کا آخری عشرہ مسجد میں اعتکاف میں گزارتے تھے۔[69] لیکن دوسروں کے لیے فرماتےتھے کہ :ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھیں، اپنی توانائی کے مطابق عبادت کریں۔ وہ عمل جو مسلسل اور بلاناغہ انجام دیا جائے اللہ کے ہاں اس عمل سے زیادہ پسندیدہ ہے جو انسان کو تھکا دیتا ہے۔[70]

ریاکاری

شداد بن اوس کہتا ہے: میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں پہنچا، آپ کے چہرہ اطہر پر چھائی ہوئی اداسی نے مجھے مغموم کیا۔ میں نے عرض کیا : آپ کو کیا ہو گیا ہے؟فرمایا: اپنی امت کی نسبت شرک سے ڈرتا ہوں۔

میں نے عرض کیا: کیا آپ کے بعد آپ کی امت مشرک ہو جائے گی؟ آپ (ص) نے فرمایا:میرے امتی چاند، سورج اور پتھر کی پوجا تو نہیں کریں گے لیکن ریاکاری کریں گے اور ریاکاری بھی ایک قسم کاشرک ہے۔[71]

----

(67)-اصول کافی ، باب انصاف و عدل ، ج 10.

(68)- صحیح بخاری ، ج 2، ص 50

(69)- صحیح بخاری ، ج 2، ص 48.

(70)- صحیح مسلم ، ج 3، ص 161 - 162.

(71)-مجموعہ ورام ، ص 423

اس کے بعد سورہ مبارکہ کہف کی اس آیت کی تلاوت کی:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَ لاَ يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً﴾(72)

جو اللہ کے حضور جانے کا امید وار ہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرائے۔

گناہوں کا مٹ جانا

سلمان کہتے ہیں: ہم رسول للہ(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کے ساتھ کسی درخت کے سایے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے اس درخت کی کسی شاخ کو ہلانا شروع کیا ، اس کے پتے زمین پر گرے۔ آپ (ص) نے وہاں موجود لوگوں سے فرمایا: کیا نہیں پوچھو گے کہ میں نے کیا کیا؟میں نے عرض کیا اس کی وجہ آپ (ص) ہی بتائیں۔ آپ (ص) نے فرمایا:

ان العبد المسلم اذا قام الی الصلاۃ تحتاتت عنه خطایاه کما تحتاتت ورق هذه الشجرة

جب کوئی بندہ مسلمان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جس طرح سے اس درخت کے پتے گر گئے۔(73)

----

(72)-سورہ کہف : 110 ۔

(73)-امالی شیخ طوسی ، چاپ سنگی ، جزء 6، ص 105.

سادہ زندگی

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی بعض بیویاں کہتی ہیں کہ: ہماری زندگیاں بہت ہی سادہ ہیں۔ ہمیں زیورات کی خواہش ہے جنگی غنیمت کے اموال سے ہمیں بھی حصہ دیجیئے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: میری زندگی نہایت ہی سادہ زندگی ہے۔ میں تمہیں طلاق دے دوں قرآنی دستور کے مطابق مطلقہ کو اتنا کچھ دے دینا چاہیے کو وہ آسانی سے زندگی بسر کر سکے، میں تمہیں کچھ چیزیں بھی دوں گا میری طرح سادہ زندگی گزارنا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے ۔ اگر ایسا نہیں چاہتی ہو تو تمہیں آزاد کر دوں گا۔

البتہ سب نے کہا: نہیں، ہم سادہ زندگی گزاریں گی۔(74)

علم و دانش کی ابتداء

ایک آدمی آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! مجھے علم و دانش کے عجائبات سکھائیں۔ آپ (ص) نے پوچھا : علم کی ابتداء کے بارے میں کیا جانتے ہو کہ اس کی انتہاء کے بارے میں پوچھتے ہو؟ عرض کیا : یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! دانش کی ابتداء کیا ہے؟ آپ (ص) نے فرمایا: دانش کی ابتداء یہ ہے خدا کی معرفت کا حق ادا کیا جائے۔ اعرابی نے کہا: معرفت کا حق کیا ہے؟ آپ (ص) نے فرمایا: معرفت کا حق یہ ہے کہ جان لو وہ بے مثل ہے اس کا کوئی مثل،اس کا کوئی ضد اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور یہ بھی جان لو کہ وہ ایک، اکیلا، یکتا، ظاہر ، باطن ، اول اور آخر ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور اس کی طرح کوئی چیز نہیں ۔ یہ معرفت کا حق اور علم و دانش کی ابتدا ہے۔(75)

----

(74)-المیزان فی تفسیرالقرآن ، ج 16، ص 314.

(75)-تفسیر نورالثقلین ، ج 3، ص 399

سلام

جب بھی کوئی مسلمان آپ کے پاس آتا تھا تو وہ آپ (ص) کو یوں سلام کرتا ہے ؛ سلام عليك، تو آپ (ص) اس کے جواب میں کہتے تھے و عليك السلام و رحمة الله، اور اگر وہ سلام میں کہتا ہے کہ السلام عليك و رحمة الله ، تو آپ (ص) جواب میں کہتے تھے؛ و عليك السلام و رحمة الله و بركاته ، اس طرح آپ (ص) سلام کے جواب میں کسی چیز کا اضافہ کرتے تھے۔[76]

بچوں کو سلا کرنا

انس بن مالک سے نقل ہواہے وہ کہتا ہے: جب بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کا گزر بچوں سے ہوتا تھا تو آپ (ص) ان کو سلام کرتے تھے۔[77]

تین حکمتیں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی کسی تلوار پر یہ تین جملے لکھے ہوئے تھے؛ 1- اس سے رابطہ برقرار کرو جو تجھ سے رابطہ توڑ دیتا ہے۔ حق بات کرو چاہے تمہارے نقصان میں ہو، نیکی کرو اس کے ساتھ جو تمہارے ساتھ بدی کرے۔[78]

----

(76)-مستدرک الوسائل ، ج 2، ص 70.

(77)-مکارم الاخلاق ، ص 16.

(78)-سفینۃ البحار، ج 1، ص 516.

سماجی تعلقات

آپ (ص) معاشرے میں ہمیشہ خوشگوار موڈ، اچھے مزاج اور تواضع کے مالک تھے اور سخت مزاجی، گالم گلوچ اور دوسروں کے عیب ڈھونڈنے سے پرہیز کرتے تھے۔ استحقاق سے بڑھ کر کسی کی تعریف نہیں کرتے تھے، اس چیز سے چشم پوشی کرتے تھے جو آپ (ص) کی ضرورت کی نہیں تھی۔ لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آتے تھے کہ لوگ نہ آپ (ص) سے نا امید ہوں اور نہ مایوس۔

خود کو تین خصلتوں سے بچاتے تھے:

1- جنگ و جدال، 2- زیادہ باتیں کرنا 3- فضول باتیں کرنا۔

لوگوں کے بارے میں بھی تین کاموں سے پرہیز فرماتے تھے:

1- کسی پر الزام نہیں لگاتے تھےاور عیوب کو نہیں ڈھونڈتے تھے۔2- لوگوں کی خطا اور عیوب کے پیچھے نہیں رہتے تھے۔

3- اس جگہ کے علاوہ جہاں ثواب کی امید ہو کسی اور جگہ بات نہیں کرتے تھے۔(79)

صلہ رحمی

ایک آدمی آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ! میرے رشتہ دار مجھ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ مجھے نا سزا کہتے ہیں، کیا میں یہ حق رکھتا ہوں کہ انہیں چھوڑ دوں؟

آپ (ص) نے فرمایا: اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا : پس میں کیا کروں؟ آپ (ص) نے فرمایا: جو تم سے رابطہ قطع کرے اس سے رابطہ قائم کرو، جس نے تجھے محروم رکھا اسے دے دو، جس نے تجھ پر ستم کیا ا سے بخش دو؛ چونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا ان کے مقابلے میں تمہاری مدد فرمائے گا۔(80)

----

(79)-بحارالانوار، ج 16، ص 152

(80)-اصول کافی ، ج 3، ص 221، ح 2.

نوازش (ممتا)

مسیرہ بن معبد سے نقل ہوئی ہے، وہ کہتا ہے: کوئی شخص پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ہم زمان جاہلیت کے لوگوں میں سے ہیں، بتوں کی پوجا کرتے تھے، اپنے فرزندوں کو مار ڈالتے تھے، میری ایک بیٹی تھی، میں اسے دعوتوں پر لے جاتا تھا اس سے وہ بہت خوش ہوتی تھی،ایک دن پھر کسی دعوت کے ارادے سے اسے باہر لے گیا، وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی تھی ، یہاں تک ہم کسی کنویں پر پہنچ گئے، یہ کنواں ہمارے گھر سے بہت دور تھا، میں نے اس کے ہاتھ پکڑ کر اسے کنویں میں پھینکا ، وہ روکر کہہ رہی تھی: بابا! بابا ---!

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)یہ واقعہ سن کر اتنا روئے کہ آنکھوں سے آنسو خشک ہو گئے۔[81]

عالم بے عمل

انس بن مالک کہتا ہےکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: ایک رات مجھے آسمان پر لے گئے اور آسمانوں کی سیر کرائی گئی، وہاں میرا گزر لوگوں کے کسی ایسے گروہ سے ہوا جن کے ہونٹ لوہے کی قینچی سے کاٹے جا رہے تھے ، میں نے جبرئیل سے کہا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے جواب دیا :یہ اہل دنیا کے خطباء ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جو لوگوں کو نیک کام کرنے کا حکم دیتے تھے لیکن خود اسے انجام نہیں دیتے تھے۔[82]

----

(81)-الوفاء، ج 2، ص 541.

(82)-تفسیر و نورالثقلین ، ج 1، ص 75.

خوشبو لگانا

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)خوشبو کے لیے ایک خاص ظرف رکھتے تھے، ہر بار وضو کرنے کے بعد اسے ہاتھوں میں اٹھاتے تھے اور اپنے بدن کو خوشبو دار کرتے تھے؛ اسی لیے جب بھی آپ (ص) باہر تشریف لے جاتے تھے تو جہاں جہاں سے آپ (ص) کا گزر ہوتا تھا وہ جگہ خوشبو سے بھر جاتی تھی۔ (83)

اگر کوئی شخص خوشبو آپ (ص) کو پیش کرتا تھا فورا اس سے خود کو خوشبودار کرتے تھے اور فرماتے تھے: عطر کی خوشبو پاکیزہ اور اسے ساتھ رکھنے میں آسانی ہے۔ آپ (ص) کھانے پینے کی چیزوں سے زیادہ خوشبو پر خرچ کرتے تھے۔ (84)

بیویوں کے ساتھ مہربانی

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)اپنی بیویوں کے ساتھ مہربانی اور عدالت کے ساتھ پیش آتے تھے، ان کے درمیان امتیازی سلوک کے قائل نہ تھے، سفر میں جاتے وقت قرعہ لگاتے تھے اور جس کے نام قرعہ نکل آتا تھا اسے ساتھ لے جاتے تھے۔ (85)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)بالکل ہی بد اخلاق نہ تھے، خاص کر عورتوں کے معاملے میں آپ (ص) نہایت ہی مہربانی اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے تھے، اپنی بیویوں کی تلخ کلامی، بد زبانی بد اخلاقی کو برداشت کرتے تھے۔

----

(83)-کافی ، ج 6، ص 515.

(84)- ہمان .

(85)- صحیح بخاری ، ج 4، ص 163.

بخشش

کتاب تحف العقول میں آیا ہے کہ : رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)ایک دن اپنے گھر سے باہر تشریف لے گئے آپ (ص) نے ایک ایسے گروہ کو دیکھا جو بڑے سے پتھر کو دھکیل رہے تھے۔ آپ (ص) نے فرمایا : تم میں سے قہرمان اور ہیرو وہ ہے جو غصہ کے وقت خود کو قابو کر سکے، اور تم میں سے سب سے زیادہ تحمل کرنے والا وہ ہے جو قدرت رکھتے ہوئے بھی بخش دے۔ (86)

عفو اور در گزر

قریش والوں نے، آپ (ص) اور آپ کے ماننے والوں کے ساتھ اتنی ساری دشمنی کی، انھیں تشدد کا نشانہ بنایا؛ اعلان نبوت کے شروع میں، ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعدآپ (ص) اور آپ کے اصحاب پر ستم کئے۔ آپ (ص) کے خلاف کئی سازشیں کیں، بہت زیادہ جنگیں لڑیں اس کے با وجود آپ نے مکہ فتح کرنے کے بعد کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا اے قریش والو! سنو! تم لوگ کیا کہتے ہو؟ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟

سب نے ہمنوا ہو کر کہا: نیکی، آپ نیک بھائی ہیں، سخی ابن سخی اور کریم ابن کریم ہیں۔

اس وقت آپ (ص) نے فرمایا: میں اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کی بات کو دہراتا ہوں: آج تم شرمسار ہو ، میں تمھیں بخش دیتا ہوں، خدا بھی تمہارے گناہوں کو بخش دے گا وہ نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، جاؤ! تم لوگ آزاد ہو۔ (87)

----

(86)-سفینۃ البحار، ج 2، ص 320.

(87)-بحارالانوار، ج 21، فصل فتح مکہ ، الوفاء ج 2، ص 422

حرام غذا

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)سات سال کے تھے کہ یہودیوں نے کہا کہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ پیغمبر اسلام حرام اور مشکوک کھانوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اب ہم اس کا امتحان لیں گے۔ یہ کہہ کر ایک مرغی کو کہیں سے چرا کر لے آئے اور ابو طالب کو بھیجی۔ سب نے اس سے کھایا؛ چونکہ انہیں معلوم نہیں تھالیکن حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ جب آپ (ص) سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ (ص) نے جواب دیا: چونکہ یہ حرام تھی اور خدا نے مجھے حرام سے محفوظ رکھا ہے ۔

اس کے بعد ہمسایے کی مرغی کو پکڑ کر ابو طالب کو بھیج دی اس نیت سے کہ بعد میں اس کی قیمت دی جائے گی، آنحضرت نے اسے بھی تناول نہیں فرمایا۔اور فرمایا: و ما اراھا من شبھة یصوننی ربی عنھا علیہ السلام ان لوگوں کو پتہ نہیں ہے کہ یہ کھانا مشکوک تھا ؛ لیکن میرے پروردگار نے مجھے اس سے بچا لیا۔ اس وقت یہودیوں نے کہا : لھذا شان عظیم یہ بچہ عظیم المرتبت اور بلند رتبہ والا ہے۔[88]

----

(88)-بحارالانوار، ج 15، ص 336.

بچوں کو کھانا کھلانا

سلمان فرماتے ہیں : میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے گھر میں داخل ہوا، حسین علیہما السلام آپ (ص) کے پاس بیٹھے کھانا کھا رہے تھے، آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) ایک نوالہ حسن علیہ السلام کے منہ میں ڈالتے تھے اور دوسرا حسین علیہ السلام کے منہ میں۔

جب کھانا کھا چکے تو حسین علیہ السلام کو دوش پر اور حسن علیہ السلام کو ران پر بٹھایا ، پھر میری طرف رخ کر کےفرمایا: ائے سلمان! کیا ان دونوں کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ان دونوں کو دوست نہ رکھوں؛ جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ دونوں آپ (ص) کے پاس کتنے عظیم المرتبت اور شان وا لے ہیں۔[89]

معاملہ میں ملاوٹ

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کا گزر ایک آدمی سے ہوا جو گندم بیچ رہا تھا۔ آپ (ص) نے اس سے پوچھا: کیسے بیچ رہے ہو؟ اس نے کس طرح فروخت کرنے کو آپ (ص) کی خدمت میں عرض کیا۔ اسی لمحہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ اپنے ہاتھوں کو گندم میں ڈبوئیں۔ آپ (ص) نے جب ایسا کیا تو پتہ چلا کہ گندم گیلی ہے ۔ پس آپ (ص) نے فرمایا: جو کوئی معاملہ میں ملاوٹ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[90]

----

(89)-بحارالانوار 36 / 4، 3، ح 143، کفایۃ الاثر، 7.

(90)-ولایۃ الفقیہ ، ج 2، ص 264.

غیبت

ایک دن رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نماز کی شان اور فضیلت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، اور مسلمانوں کو سفارش فرما رہے تھے کہ مسجد میں جائیں اور وقت نماز کے داخل ہونے کا انتظار کریں اور تیار رہیں کہ نماز کا وقت آجائے اور نماز قائم کریں۔

لیکن اس چیز کو دیکھتے ہوئے کہ نماز اسلامی اقدار کی ترقی کا مرکز ہے، اور ہو سکتا ہے کہ بعض افراد مسجد میں وقت نماز کا انتظار کریں اور اس فرصت میں مثلا غیبت کریں، جو کہ ہدف نماز کے بر خلاف ہے، آپ (ص) مسلمانوں کو خبر دار کرتے تھے اور فرماتے تھے:

الجلوس فی المسجد لانتظار الصلوة عبادة مالم تحدث؛

نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک اس سے کوئی حدث سرزد نہ ہو جائے۔

کسی نے پوچھا: حدث سے مراد کیا ہے؟ تو آپ (ص) نے فرمایا: غیبت کرنا۔[91]

----

(91)-امالی شیخ صدوق ، مجلس 65، ص 252.

شہید کے فرزند

ابن ہشام لکھتا ہے: اسما بنت عمیس، عبد اللہ بن جعفر کی بیوی، کہتی ہے: جس دن جنگ موتہ میں جعفر شہید ہوئے، آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)ہمارے گھر تشریف لائے، میں ابھی ابھی گھر کے کاموں سے فارغ ہوئی تھی، آپ (ص) نے مجھ سے فرمایا: جعفر کے بیٹوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں بچوں کے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے پاس لے کر آئی۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے بچوں کو گود میں اٹھا لیا اور ان کے ساتھ پیار محبت اور نوازش کرنا شروع کیا در حالیکہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میرے ماں باپ آپ (ص) پر قربان ہو جائیں، کیوں رو رہے ہیں۔کیا جعفر اور ان کے ساتھیوں کے بار میں کوئی خبر ملی ہے؟ آپ (ص) نے فرمایا: ہاں! آج بدرجہ شہادت فائز ہوئے ہیں۔[92]

سجدہ کی فضیلت

ایک آدمی رسول خد(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کی خدمت میں آیا اور عرض کیا :دعا کریں کہ خدا مجھے بہشت میں لے جائے۔ آپ (ص) نے فرمایا: میں دعا تو کرتا ہوں لیکن تم میری مدد کرو کہ میری دعا قبول ہو جائے اور وہ بہت زیادہ اور طولانی سجدہ کرنا ہے۔[93]

----

(92)-سیرہ ابن ہشام 2 / 252، مترجم .92.من لا یحضرۃ الفقیہ ، ج 1، باب 30، حدیث 14، ص 135.

(93)-سیرہ حلبی ، ج 3، ص 59.

فضیلت اور قابلیت

عتاب بن اسد فتح مکہ کے بعد آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کی جانب سے مکہ کے والی مقرر ہوئے، اور سیاسی کاموں کی بھاگ دوڑ سنبھالی؛ جبکہ ان کی عمر اکیس سال سے زیادہ نہیں تھی اور اصحاب کے درمیان ان سے عمر میں بڑے لوگ بھی موجود تھے، جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے اس کام پر اعتراض کیا گیا ؛کہ کیوں ایک جوان کو بڑوں پر ترجیح دی گئی ہے؟ آپ (ص) بہت ہی مضبوط جواب دیا کہ ذمہ داری کا معیار عمر نہیں ہے بلکہ لیاقت اور صلاحیت ہے:

فلیس الاکبر ھو الافضل بل الافضل ھو الاکبر[94]

سب سے افضل وہ نہیں جو سب سے بڑا ہو بلکہ سب سے بڑا وہ ہے جو سب سے افضل ہو۔

زحمت قبول کرنا

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کسی صحابی کے گھر تشریف لے گئےجب کھانا لایا گیا تو بعض لوگوں نے کھانا نہیں کھایا اور کہا کہ: ہم روزہ دارہ ہیں۔

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے فرمایا:تیرے مسلمان بھائی نے تیری مہمان نوازی کی خاطر زحمت اٹھائی ہے، اور تو کہہ رہا ہے کہ روزہ دار ہوں تیرا روزہ اگر مستحب روزہ ہے توکھاؤ اور کسی او ردن اس کی قضا بجالاؤ۔ [95]

----

(94)-جواہر الکلام ، ج 29، ص 50

(95)-بحارالانوار، ج 15، ص 401.

قدر شناسی

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) بہت زیادہ وفادار، حق شناس اور شکر گزار تھے، اسی لیے ثوبیہ، جو کہ ابو لہب کی آزاد کردہ کنیز تھی، اس نے کچھ دن آپ (ص) کو دودھ پلایا تھا، آپ (ص) ہمیشہ اس کی خبر لیتے تھے، اور بچپن میں اس کی محبتوں کی وجہ سے آپ (ص) ہمیشہ اس کا احترام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ (ص) مدینہ سے اس کے لیے (جو کہ مکہ میں رہتی تھی) لباس وغیرہ تحفہ بھیجتے تھے۔ ثوبیہ ہجرت کے ساتویں سال اس دنیا سے چلی گئی، آپ (ص) اس کی وفات سے غمگین ہوئے اور اس کے رشتہ داروں کے بارے میں خبر لی تاکہ ان کے ساتھ نیکی کریں۔[96]

قرآن کی تلاوت

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کی سیرت یہ تھی کہ مسبحات کی تلاوت سے پہلے نہیں سوتے تھے، اور فرماتے تھے کہ۔ ان سوروں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

کسی نے پوچھا مسبحات کیا ہیں؟

آپ (ص) نے فرمایا سورہ ہائے حدید، حشر، صف، جمعہ اور تغابن۔[97]

----

(96)-سنن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ ، ص 309، بہ نقل از مجمع البیان و بحارالانوار۔

(97)-محجۃ البیضاء، ج 3، ص 140 مترجم (البتہ سورہ مبارکہ اعلی بھی ان میں شامل ہے)

کام کاج

ایک دن آپ (ص) اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ (ص) نے ایک ایسے جوان کو دیکھا جو صبح سے ہی کام کاج میں مشغول ہے۔ اصحاب میں سے بعض نے کہا: یہ تو تعریف کے قابل تھا یعنی اسے تو خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے تھا اگر یہی جوانی کی طاقت کو خدا کی راہ میں صرف کرتا ۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: ایسا مت کہیں، یہ جوان اگر کام کر رہا رہے تو اس لیے ہے کہ اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکےاور دوسروں سے بے نیاز ہوسکے، یہ خود راہ خدا میں اٹھایا جانے والا قدم ہے۔ اگر یہ اپنے بوڑھے ماں باپ اور بچوں کی خاطر کام کرتا ہے اور انہیں لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے تو یہ بھی خدا کی راہ میں اٹھایا جانے والا قدم ہے۔[98]

شجر کاری

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں:رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)ام مبشر انصاری کے پاس گئے، جو کہ کسی باغ میں تھی اور فرمایا: ان خرما کے درختوں کو کسی مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے ؟ اس نے عرض کیا : مسلمان نے لگایا ہے۔آپ (ص) نے فرمایا:: کوئی مسلمان جو درخت لگائے یا زراعت کرےاور انسان اور جانور اس سے کھائیں تو یہ اس کے لیے صدقہ حساب ہوگا۔[99]

----

(98)- صحیح مسلم ، ج 3، ص 1188

(99)- صحیح مسلم ، ج 3، ص 1188

عزت اور وقار

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)اپنے کسی گھر میں تشریف لے گئے اور اصحاب بھی آپ (ص) کی خدمت میں آ گئے ، اصحاب کی تعداد بہت زیادہ تھی اور کمرہ بھر چکا تھا۔

جریر بن عبداللہ بھی اسی لمحہ وہاں آگئےلیکن جریر کو بیٹھنے کے لیے جگہ نہیں ملی اور وہ دروازے کے پاس کہیں بیٹھ گئے۔

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے اپنی عبا کو اٹھایا اور اسے دےدیا اور فرمایا: اس کو بچھاؤ اور اس پر بیٹھ جاؤ۔ جریر نے عبا کو ہاتھ میں لیا اپنے چہرے اور آنکھوں پر ملا اس کو بار بار چوما اور روتے ہوئے اسے دوبارہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کو دے دیا اور کہنے لگا: میں کبھی بھی آپ کی عبا پر نہیں بیٹھوں گاجس طرح آپ نے مجھے عزت اور وقار دیا ہے اور میرا احترام کیا ہے ، خدا بھی آپ کی عزت میں اضافہ کرے۔

آپ (ص) نے دائیں بائیں نگاہ کی اور فرمایا:جب بھی کوئی محترم آدمی تمہارے پاس آتا ہے تو اس کا احترام کرو اور جس کسی کا بھی گذشتہ زمانے میں تم پر کوئی حق ہو اس کا بھی احترام کرو۔[100]

----

(100)-محجۃ البیضاء، ج 3 ص 373

کمائی

انس بن مالک کہتا ہے:رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)جب جنگ تبوک سے واپس آگئے تو سعد انصاری آپ کے استقبال کو آیا، اور آپ (ص) سے ہاتھ ملایا۔ آپ (ص) نے اس سے فرمایا: کیا تمہارے ہاتھوں کو کوئی چوٹ لگ گئی ہے کہ اس میں کھردری ہے ؟ اس نے عرض کیا : یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ! میں رسی اور بیلچہ کے ساتھ کام کرتا ہوںتاکہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے کچھ کما سکوں؛ اسی لیے میرے ہاتھوں میں کھردری ہے۔

فقبل یدہ رسول اللّٰہ قال : ھذا ید لا تمسھا النار

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے سعد کے ہاتھوں کو چوما اور کہا : یہ وہ ہاتھ ہے جسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔[(101)]

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کا رونا

اپنے بیٹے ابراہیم کو دفن کرنے کے بعد آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں ، آپ (ص) نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دل غمگین ہے لیکن کوئی ایسی بات نہیں کہوں گاجس سے خدا ناراض ہو جائے

اس کے بعد آپ (ص) نے قبر کی طرف دیکھا جو ابھی مکمل تیار نہیں ہوئی تھی اپنے دست مبارک سے قبر کو برابر اور ہم سطح کر دیا اور فرمایا:

اذا عمل احدکم عملا فلیتقن :

جب بھی تم میں سے کوئی ایک کسی کام کو انجاد دینا چاہے تو اسے مضبوطی سے انجا دے۔[(102)]

----

(101)-اسدالغابہ ، ج 2، ص 269

(102)-فروع کافی ، مطابق نقل بحار، ج 22، ص 157

حدود الٰہی کا اجرا

فتح مکہ کے موقع پر بنی مخزوم قبیلہ کی کسی عورت نے چوری کی اور عدالت میں اس کا جرم ثابت ہو گیا۔ اس کے رشتے داروں کو یہ برداشت نہ تھا کہ ان کی ناموس پر حدجاری کردی جائے چونکہ ابھی جاہلیت والی سوچ رکھتے تھے، جد و جہد کرنے لگے کہ کسی نہ کسی طریقے سے حدجاری کرنے کو اس سے ٹالا جا سکے۔ اسامہ بن زید کو جو اپنے باپ کی طرح رسول رللہ(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)کے نزدیک عزیز تھا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے پاس سفارش کرنے پرآمادہ کیا۔ اسامہ بن زید نے جونہی سفارش کے لیے زبان کھولی غصے کی شدت سے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے چہرے کا رنگ اڑ گیااور اسے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:یہ کہاں سفارش کی جگہ ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ حدود الٰہی کو نافذ کئے بغیر چھوڑ دیا جائے؟

حد جاری کرنے کا حکم صادر ہوا۔ اسامہ اپنی غفلت کی طرف متوجہ ہوا اور اپنی خطاء کے باعث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے معافی مانگنے لگا اور اس لیے کہ لوگوں کے ذہنوں سے جاہلیت والی سوچ مٹ جائے اور لوگ قانون الٰہی کو نافذ کرنے میں امتیازی سلوک کے قائل نہ ہوجائیں، عصر کے وقت لوگوں کے درمیان خطبہ دیا اور گذشتہ واقعہ کو موضوع گفتگو قرار دیتے ہوئے کہا:

گذشتہ قومیں تباہ و برباد ہوئیں ؛ کیونکہ قانون الٰہی کو نافذ کرنے میں امتیازی سلوک کرتی تھیں، جو بھی جب بھی بڑے خاندان یا امراء میں سے کوئی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی لیکن جو چھوٹے خاندان یا فقیر گھرانے سے جرم کا مرتکب ہوتا تھا تو اسے سزا دی جاتی تھی ۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! عدالت کو جاری کرنے میں کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا چاہے مجرم میرے قریبی رشتے داروں میں سے ہی کیوں نہ ہو۔[103]

----

(103)- صحیح بخاری ، ج 5، ص 152

ماں

ایک آدمی رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور عرض کیا : یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ! کس کے ساتھ نیکی کروں۔

آپ (ص) نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔

اس نے دوبارہ پوچھا: پھر کس کے ساتھ نیکی کروں؟

آپ (ص) نے پھر فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔

اس نے تیسری بار اپنے سوال کو دہرایا اور کہا: پھر کس کے ساتھ نیکی کروں؟

آپ (ص) نے پھر وہی جواب دیا: اپنی ماں کے ساتھ۔

اس نے جب چوتھی بار اپنے سوال کو دہرایا اور کہا: پھر کس کے ساتھ نیکی کروں؟

تو اس دفعہ آپ (ص) نے فرمایا: اپنے باپ کے ساتھ۔[104]

شعبان کا مہینہ

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کسی بھی مہینے میں ماہ شعبان کی طرح روزہ نہیں رکھتے تھے۔ آپ (ص) سے پوچھا گیا:- ہم نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی بھی مہینے میں ماہ شعبان کی طرح روزہ رکھیں؟ آپ (ص) نے فرمایا:شعبان کا مہینہ، وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل رہتے ہیں، یہ مہینہ رجب اور رمضان کے مہینوں کے درمیان میں ہےکہ جس میں خدا وند عالم اپنے بندوں کے اعمال کو اوپر لے جاتا ہے؛ اسی لیے میں چاہتا ہونمیرے اعمال اس حال میں اوپر جائیں کہ میں روزہ سے ہوں۔[105]

----

(104)-محجۃ البیضاء، ج 3، ص 439

(105)-الوفاء باحوال المصطفی ، ابن جوزی ، ج 2، ص 516

رمضان کا مہینہ

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)جب ماہ مبارک رمضان کے چاند کو دیکھتے تھے تو رو بقبلہ بیٹھتے تھے اور ہاتھوں کو اٹھا کر فرماتے تھے:

خدایا! ہمیں امن و سلامتی، ایمان، صحت، عافیت، رزق و روزی کی فراوانی اور دکھ درد سے رہائی کے ساتھ اس مہینہ سے ملنے کی توفیق عنایت فرما! خدایا!ہمیں اس ماہ میں نماز، روزہ، قرآن کی تلاوت کی روزی عنایت فرما!خدایا! اس ماہ کے شروع سے آخر تک ہمارے دلوں کو غبار آلود نہ کر کہ اس ماہ کے روزے اور افطار کی برکتیں ہم پر پوشیدہ رہیں، اور ہمیں گناہوں سے بچانا، اور ان بیماریوں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے ہم روزہ نہ رکھ سکیں![106]

شب قدر

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)ماہ رمضان کے آخری عشرے میں بوریا بستر سمیٹتے تھے اور عبادت کے لیے کمر کس لیتے تھےاور جب تئیسویں کی رات شروع ہو جاتی تھی اپنے اہل بیت کو بھی بیدار رکھتےتھے جب بھی کسی پر نیند کا غلبہ ہو جاتا تھا تو پانی چھڑکتے تھے ۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی یہی کرتی تھیں- آپ (ص) اپنے اہل بیت میں سے کسی کو سونے نہیں دیتے تھے، اور ان پر نیند غالب نہ آنے کے لیے انہیں کھانا کم دیتے تھے ،اور ان سے چاہتے تھے کہ شب بیداری کے لیے خود کو تیار کرلیں۔ اور فرماتے تھے: محروم وہ ہے جو اس رات کی برکتوں سے محروم رہے۔[107]

----

(106)-التہذیب ج 4، ص 197 بہ نقل از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

(107)-مستدرک الوسائل ، ج 7، ص 470.

ہجڑا یا خواجہ سراء

ابو ہریرہ کہتا ہے: ایک ہجڑے (خنثی) کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے حضور لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں میں خضاب کیا تھا، آپ (ص) نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس کیوں ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا : خود کو عورتوں جیسا بنانے کے لیے اس نے ایسا کیا ہے۔ آپ (ص) نے حکم دیا کہ اسے "نقیع" نامی جگہ جلا وطن کر دیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا: کیا ہم اسے قتل نہ کریں؟آپ (ص) نے فرمایا: مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔[108]

رواداری

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ساتھ ذات الرقاع نامی جگہ پر تھے۔ ہم نے آپ (ص) کو کسی درخت کے سایے میں چھوڑدیا۔ اچانک کوئی مشرک وہاں آن پہنچا، آپ (ص) نے تلوار کو درخت سے لٹکا رکھا تھا۔مشرک نے تلوار اٹھائی اور آپ (ص) سے خطاب کر کے کہا : کیا مجھ سے ڈرتے ہو؟

آپ (ص) نے فرمایا: نہیں۔

مشرک نے کہا: کون آپ کی مدد کو پہنچے گا؟

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا: خدا۔

اللہ کا نام سنتے ہیں تلوار مشرک کے ہاتھ سے گر گئی آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے تلوار اٹھائی اور کہا:

اب تو بتا کون تیری مدد کو پہنچے گا؟

----

(108)-ولایۃ الفقیہ ، ج 2، ص 324.

مشرک نے التماس کی اور کہا: میرے ساتھ رواداری فرمائیں!

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے فرمایا: کیا تم خدا کی وحدانیت اور میری نبوت کی گواہی دو گے؟

مشرک نے کہا: نہیں! لیکن میں عہد کرتا ہوں کبھی بھی آپ کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا، اور ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہوں گا جو آپ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔

پس آپ (ص) نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا اور کہا: میں ابھی لوگوں میں سے بہترین انسان کے پاس سے تم لوگوں کی طرف آرہا ہوں۔[109]

مسجد

آپ (ص) جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم افتح لی ابواب رحمتك

خدایا! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے خارج ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم افتح لی ابواب رزقك

خدایا میرے لیے اپنے رزق کے دروازے کھول دے۔[110]

----

(109)-ریاض الصالحین ، صلی اللہ علیہ و آلہ 23 - 24

(110)-سنن النبی ص 321

یہودی کا مسلمان ہونا

ایک دن آنحضرت ایک گروہ کے ساتھ کسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ (ص) سجدے میں گئے تو حسین علیہ السلام جو کہ ابھی بچے تھے، آپ (ص) کے دوش مبارک پر سوار ہوئےاور دونوں پاوں کو حرکت دیتے تھے اور ہنکاتے تھے۔

جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)سجدے سے سر اٹھانا چاہتے تھے تو اٹھا کر زمین پر رکھ دیتے تھے یہ کام نماز ہونے ختم تک جاری رہا۔ ایک یہودی یہ منظر دیکھ رہا تھا ۔ نماز کے بعد آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اپنے بچوں کے ساتھ آپ اس طرح سے سلوک کرتے ہیں جبکہ ہم اپنے بچوں سے ایسا سلوک نہیں کرتے ہیں۔

آپ (ص) نے فرمایا: اگر تم خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے تو اپنے بچوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی اس مہر و محبت نے اس یہودی کو متاثر کیا اور وہ وہیں پر مسلمان ہو گیا۔[111]

مشاورت

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)نے جنگ بدر کے موقع پر تین مرحلوں میں اپنے اصحاب کو مشاورت کی دعوت دی اور فرمایا: اپنے اپنے نظریوں کا اظہار کریں:

پہلا مرحلہ: کیا قریش کے ساتھ جنگ کریں یا جنگ چھوڑ کر مدینہ چلے جائیں؟ اس وقت سب نے جنگ کرنے کو توجیح دی ۔[112]

دوسرا مرحلہ: کہاں پڑاو ڈالیں؟ اس وقت حباب بن منذر کی نظر سب نے قبول کیا۔

تیسرا مرحلہ: جنگی قیدیوں کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اس وقت شور شرابہ ہوا بعض نے ا ن کے قتل کرنے کو ترجیح دی اور بعض نے فدیہ لے کر آزاد کرنے کا مشورہ دیا ۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے دوسرے گروہ کی بات کو قبول کیا۔

----

(111)-بحارالانوار، 43 / 294 تا296

(112)-سیرہ ابن ہشام ، ج 2، ص 253

طالب علم کا مقام

صفوان بن عسال کہتا ہے:میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں پہنچا۔ آپ (ص) مسجد میں اپنے لال رنگ کے تکیہ پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا :یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ آپ (ص) نے فرمایا: اے طالب علم خوش آمدید! بتحقیق فرشتے اپنے پروں سے طالب علم کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہیں اور اتنے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں کہ ایک کے اوپر دوسرے یہاں تک کہ دنیا کے اسمان سے جالگتے ہیں؛ اس الفت و محبت کی وجہ سے جو انہیں طالب علم کے ساتھ ہے۔ (113)

بچوں سے مہربانی

ایک دن رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)اپنے اصحاب کے ساتھ کسی راستے سے گزر رہےتھے اس راستے میں بچے کھیل کود میں مصروف تھے۔ آپ (ص) ایک بچے کے پاس تشریف لےگئے اور اس کا ماتھا چوما، اس کے ساتھ مہربانی کی، آپ (ص) سے اس کی علت پوچھی گئی تو آپ (ص) نےفرمایا:میں نے ایک دن اس بچے کو دیکھا کہ میرے بیٹے حسین علیہ السلام کے ساتھ کھیل رہا تھا ، اور وہ حسین علیہ السلام کے قدموں تلے سے مٹی اٹھا کر اپنے چہرے پر ملتا تھا؛ پس یہ حسین علیہ السلام کے دوستوں میں سے ہے میں بھی اسے دوست رکھتا ہوں۔ جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ بچہ میرے حسین کے ساتھ کربلا میں شہید ہو جائے گا۔(114)

----

(113)-منیۃ المرید، ص 107

(114)-بحارالانوار، 44 / 242 ح 36

غیر اعلانیہ یا بن بلائے مہمان

مدینہ کے بعض لوگوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)اور آپ کے اصحاب میں سے پانچ نفر کو کھانے کی دعوت کی۔ آپ (ص) نے ان کی دعوت کو قبول کیا ۔ لیکن جب آپ (ص) اصحاب کے ساتھ جا رہے تھے تو راستے میں ایک اور آدمی بھی آپ (ص) اور آپ کے اصحاب کے ساتھ مل گیا۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) نے اس سے فرمایا: تجھے دعوت نہیں ہے ، تم یہیں ٹھہرو میں تمہار آمد کے بارے میں انہیں اطلاع دوں گا اور ان سے تیرے لیے اجازت مانگوں گا۔(115)

شہید کے اجر کا آدھا حصہ

ایک آدمی حضور(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:میری ایک بیوی ہے جو جب میں گھر سے نکلتا ہوں مجھے وداع کرنے کےلیے آتی ہے اور جب بھی میں گھر واپس آجاتا ہوں تو میرے استقبال کے لیے آتی ہے اور جب میں مغموم ہو جاتا ہوں تو مجھ سے کہتی ہے:اگر تم مال دنیا کے لیے غمگین ہو تو جان لو خدا اپنے بندوں کے رزق و روزی کاضامن ہے اور اگر تم آخرت کے لیے فکرمند ہو تو میں دعا کرتی ہوں کہ خدا اس غم میں اور اضافہ کر دے تاکہ اسی سبب تم جہنم کی آگ سے محفوظ رہ سکو۔

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا:خدا کے لیے کچھ خاص کام کرنے والے ہیں اور یہ عورت بھی ان میں سے ایک ہےاور اس عورت کو شہید کے اجر کا آدھا حصہ ملے گا۔(116)

----

(115)-بحارالانوار، ج 16، ص 236.

(116)-وسائل الشیعہ ، ج 7 ص 17.

نماز

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)جب بھی نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے تھے تو خوف خدا سے چہرے کا رنگ اڑ جاتا تھا-اور آپ (ص) کے اندر سے دیگ میں کسی چیز کے ابلنے کی آواز جیسی آواز آتی تھی۔(117)

نماز جماعت

ایک دن ایک مسلمان دن بھر کھیتوں کو پانی دینے کی وجہ سے تھک کر آیا او رمعاذ بن جبل کے پیچھے نماز جماعت میں کھڑا ہو گیا۔ معاذ نے سورہ بقرہ پڑھنا شروع کیا اس آدمی کے پاس سورہ بقرہ ختم ہونے تک کھڑا رہنے کی طاقت نہیں تھی، لذا فرادی نماز پڑھ کے ختم کی ۔معاذ نے اس سے کہا تم نے منافقت کی ہماری صف سے الگ ہوگئے! رسول خدا(صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کو جب اس ماجرا کی خبر ملی تو آپ (ص) کو بہت غصہ آیا کہ اس طرح کا غصہ کبھی آپ کو نہیں آیا تھا، معاذ سے کہا: تم کسی مسلمان کو اسلام سے بیزار کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جماعت کے صفوں میں بیمار، بوڑھے، ناتوان اور کام کرنے والے لوگ بھی اتے ہیں؟!اجتماعی کاموں میں سب سے کمزور فرد کا خیال رکھنا چاہیے، کیوں چھوٹی سورتیں نہیں پڑھتےہو؟!(118)

----

(117)-فلاح السائل ، ص 161، بحارالانوار، ج 84، ص 248.

(118)- صحیح مسلم ، ج 2، ص 42.

نماز شب

عبد اللہ ابن عباس، آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی نماز شب کے بارے میں کہتے ہیں:رات کا آدھا حصہ گزر جاتا تھاتو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اٹھتے تھے نیند کے آثار آپ کے چہرہ انور سے مٹ جاتے تھے، سورہ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرماتے تھےاس کے بعد دیوار سے لٹکائے ہوئے مشکیزہ کی طرف جاتے تھےاور اس سے بہترین انداز میں وضو کرتے تھے، اس کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے دو رکعت والی چھ نماز یں ادا کرتے تھےاس کے بعد نماز وتر پڑھتے تھے اس کے بعد اپنے بستر ے پر تشریف لے جاتے تھے او وہاں آرام فرماتے تھے یہاں تک کہ موذن اذان دینے کے لیے آتا تھا اس وقت وہیں ہلکی سی دو رکعت نماز (صبح کے نفل)پڑھتے تھے اور پھر وہاں سے باہر آکر صبح کی (فریضہ) نماز پڑھتے تھے۔[119]

زخم زبان

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کے زمانے میں ایک مسلمان عورت دن کو روزہ رکھتی تھی اور راتوں کو نماز او ر باقی عبادتوں میں گزارتی تھی؛ لیکن بد اخلاق تھی اور زبان سے اپنے پڑوسیوں کو دکھ پہنچاتی تھی، ایک آدمی نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی تعریف کرنا شروع کی ؛ کہ یہ عورت نماز اور روزہ سے کام رکھتی ہے لیکن اس میں ایک عیب ہے وہ یہ کہ یہ بد اخلاق ہے اور پڑوسیوں کو زبان سے دکھ پہنچاتی ہے۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے فرمایا: اس جیسی عورت میں خیر نہیں ہے وہ جہنمی ہے؛ یعنی اگر اسی طرح اس گناہ کو انجام دیتی رہی تو اس کی نماز اور روزوں میں کوئی اثر نہیں رہے گا۔[120]

----

(119)-وسائل الشیعہ، ج۲، ص۱۷۔

(120)-بحار الانوار، ج۱۷، ص۳۹۴۔

آپ (ص) کا وصف

حضرت علی علیہ السلام آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تم اپنے پاک و پاکیزہ نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کی پیروی کرو چونکہ ان کی ذات اتباع کرنےوالے کے لیے ڈھارس ہے۔ ان کی پیروی کرنے والا اور ان کے نقش قدم پرچلنے والا ہی اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے جنھوں نے دنیا کو (صرف ضرورت بھر) چکھا اور اسے نظر بھر کر نہیں دیکھا وہ دنیا میں سب سے زیادہ شکم تہی میں بر کرنے والے اور خالی پیٹ رہنے والے تھے۔ ان کے سامنے دنیا کی پیش کش کی گئی تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور (جب) جان لیا کہ اللہ نے ایک چیز کو برا جانا ہے تو آپنے بھی اسے برا ہی جانا اور اللہ نے ان چیز کو حقیر سمجھا ہے تو آپ نے بھی اسے حقیر ہی سمجھا اور اللہ نے ایک چیز کو پست قرار دیا ہے تو آپ نے بھی اسے پست ہی قرار دیا ۔ اگر ہم میں صرف یہی ایک چیز ہو کہ ہم اس شے کو چاہنے لگیں جسے اللہ۔ اور رسول برا سمجھتے ہیں اور اس چیز کو برا سمجھنے لگیں جسے وہ حقیر سمجھتے ہیں تو اللہ کی نافرمانی اور اس کے حکم سے سرتابی کیلئے یہی بہت ہے۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے جوتی ٹانکتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے کپڑوں میں پیوند لگاتے تھے اور بے پالان کے گدھے پر سوار ہوتے تھے اور اپنے پیچھے کسی کو بٹھا بھی لیتے تھے۔

گھر کا دروازہ پر (ایک دفعہ) ایسا پردہ پڑا تھا جس میں تصویریں تھیں۔تو آپ نے اپنے ازواج میں سے ایک کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اسے میری نظروں سے ہٹا دو۔ جب میری نظریں اس پر پڑتی ہیں تو مجھے دنیا اوراس کی آرائشیں یاد آجاتی ہیں۔[121]

----

(121)-نہج البلاغہ خ 160۔ ترجمہ از مفتی جعفر رہ

مومن کا وعدہ

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)مقام نبوت پر فائز ہونے سے پہلے چرواہا تھے، عمار یاسر نے آنحضرت سے وعدہ کیا کہ کل بھیڑ بکریوں کو فخ نامی میدان میں لے جائیں گے۔

آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)نے اپنی بھیڑ بکریوں کو فخ نامی جگہ پہنچا دیا لیکن عمار دیر سے پہنچا ، عمار کہتا ہے جب میں فخ نامی پہنچ گیا تو دیکھا کہ آپ (ص) اپنی بھیڑ بکریوں کو روک کر رکھے ہوئے ہیں۔

میں نے عرض کیا : کیوں انہیں روکے ہوئے ہیں؟

آپ (ص) نے فرمایا: میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ساتھ چرائیں گے ؛اسی لیے مناسب نہیں سمجھا کہ تم سے پہلے انہیں چراؤں۔(122)

عہد کا وفا کرنا

آپ (ص) کسی آدمی کے ساتھ تھے۔ اس آدمی نے کہیں جانا چاہا۔ رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)کسی پتھر کے سایے میں بیٹھ گئے اور اس آدمی سے کہا : تمہارے آنے تک میں یہیں رہوں گا۔ وہ آدمی چلا گیااور ایک مدت ہوئی وہ نہ آیا۔ اور سورج اوپر آگیا اور آپ (ص) پر دھوپ پڑنے لگی، اصحاب نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)!آپ سایے میں تشریف لے چلیں ۔ آپ (ص) نے فرمایا:

قد وعدته الی ھھنا

میں نے اسے یہیں رہنے کا وعدہ کیا ہے نہ کسی اور جگہ کا۔(123)

----

(122)-کحل البصر، ص 103 .

(123)-بحارالانوار، ج 75، ص 95

نماز کا وقت

آنحضرت کے اللہ کے ساتھ رابطے کی شدت اور لوگوں کو خدا کی طرف جذب کرنے کے بارے میں جناب عایشہ روایت کرتی ہے : ہم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ساتھ تھے، اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)سے مصروف گفتگو تھے؛ لیکن جونہی نماز کا وقت ہوا آپ (ص) ایسے ہوگئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں۔ اور ہم بھی ان سے واقف ہی نہیں ہیں۔[124]

مومنوں کے ساتھ

آپ (ص) کی سیرت یہ تھی کہ جب بھی ہم آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے حضور ہوتے تھے اور آخرت کے بارے میں باتیں کرتے تو آپ (ص) بھی ہمارے ساتھ ہو جاتے تھے اور جب بھی ہم دنیا کے بارے میں گفتگو کرتے تھے تب بھی آپ (ص) ہمارے ساتھ گفتگو کرتے تھے اور اسی طرح جب ہم کھانے پینے سے متعلق باتیں کرتے تھے تب بھی آپ (ص) ہمارے ساتھ ہم صدا ہو جاتے تھے۔[125]

----

(124)-اخلاق النبي و آدابہ ، ص 187.

(125)-بحارالانوار، ج 16، صفحہ 223

فہرست

عرض مترجم....................3
مقدمہ مولف....................5
جنگ کے آداب....................6
ملاقات کے آداب....................6
کھانا کھانے کے آداب....................7
بیٹھنے کے آداب....................8
پڑوسی کی اذیت....................8
علم سیکھنا....................9
دوسروں کا احترام....................9
بچوں کا احترام....................10
ماں باپ کا احترام....................10
مومن کا احترام....................11
کام کی قدر و قیمت....................11
روزگار....................11
اصولوں کا پابند....................12
سب سے جامع اسوہ حسنہ....................13
امتیازی سلوک کے قائل نہ تھے....................14
انصاف....................14
دوران طفلی....................15
بچوں کی اہمیت....................15

کنجوسی 16
مقروضی 17
گالم گلوچ اور اہانت کے مقابلے میں رواداری 18
مومن کے احترام کو اٹھنا 18
کام کرنے والے کا ہاتھ چومنا 19
دنیا سے بے اعتنائی 19
عورتوں کا اجر 20
مشرکہ ماں سے رابطہ 20
مومن کی نماز کا اجر 21
نماز کی تاثیر 21
تحفہ 22
سیکھنا سکھانا 22
جسمانی سزا 23
دوسروں کی طرف دھیان 23
کام کا ثواب 23
سلام کا جواب 24
جوانان 24
علی کی محبت 25
حسن معاشرت 25
حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا 26
رابطے کی حفاظت کرنا 27

پیدل چلنے والے کا حق........ 27
فرزند کا حق........ 27
حلال اور حرام........ 28
نرم مزاجی........ 28
حمد........ 29
غصہ........ 29
نیند........ 29
عجب یا خود بینی........ 30
کھانا........ 30
امداد خانہ........ 30
ماں کے پاس........ 31
ہاتھوں کا بوسہ لینا........ 31
میزبان کے لیے دعا........ 31
آبروئے مومن سے دفاع........ 32
دنیا داری........ 32
جنگ و جدال سے دوری........ 32
اہل بیت علیہم السلام سے دوستی........ 33
مومن کی زیارت........ 33
حقیقی پاگل........ 34
ذکر اور دعا........ 34
چلنا........ 35

جانوروں کے ساتھ مہربانی...35
لوگوں کی رعایت...35
دوسروں کے حقوق کی رعایت...36
لوگوں سے برتاو...36
مشکلات کو رفع کرنا...37
روزہ 37
ریاکاری...37
گناہوں کا مٹ جانا 38
سادہ زندگی 39
علم و دانش کی ابتداء...39
سلام...40
بچوں کو سلا کرنا...40
تین حکمتیں...40
سماجی تعلقات 41
صلہ رحمی...41
نوازش (ممتا)...42
عالم بے عمل 42
خوشبو لگانا 43
بیویوں کے ساتھ مہربانی 43
بخشش 44
عفو اور در گزر...44

حرام غذا 45

بچوں کو کھانا کھلانا 46

معاملہ میں ملاوٹ 46

غیبت 47

شہید کے فرزند 48

سجدہ کی فضیلت 48

فضیلت اور قابلیت 49

زحمت قبول کرنا 49

قدر شناسی 50

قرآن کی تلاوت 50

کام کاج 51

شجر کاری 51

عزت اور وقار 52

کمائی 53

حدود الٰہی کا اجرا 54

ماں 55

شعبان کا مہینہ 55

رمضان کا مہینہ 56

شب قدر 56

ہجڑا یا خواجہ سراء 57

رواداری 57

مسجد 58
یہودی کا مسلمان ہونا 59
مشاورت 59
طالب علم کا مقام 60
بچوں سے مہربانی 60
غیر اعلانیہ یا بن بلائے مہمان 61
شہید کے اجر کا آدھا حصہ 61
نماز 62
نماز جماعت 62
نماز شب 63
زخم زبان 63
آپ (ص) کا وصف 64
مومن کا وعدہ 65
عہد کا وفا کرنا 65
نماز کا وقت 66
مومنوں کے ساتھ 66